صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 04 اگست 2020ء بمطابق 13 ذی الحج 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ O هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ O هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَـبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ O هُوَ اللّٰهُ الۡخَـالِـقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَـهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۔

(ترجمہ): اللہ رب العزت فرماتے ہیں اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جارہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا وہی رحمان اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ نہایت مقدس، سراسر سلامتی امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا۔ پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں۔ ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ صدق اللہ العظیم۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>جناب سپیکر</u>: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 6195، جناب صلاح الدین صاحب۔

* _ 6195 <u>Mr. Salahuddin:</u> Will the Minister for Elementary & Secondary Education be pleased to state that:

(a) A number of Class-IV's have been appointed in both Male & Female Primary, Middle, High & Higher Secondary Schools this year (2020) in the whole District Peshawar; and

(b) What criteria, SOPs, Rules and regulation have been adopted /followed for such appointments?

<u>Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Elementary & Secondary Education):</u> (a) Yes.

(b) When the appointments of class-IV will be in Male/Female District Education Offices, then the DEO concerned will chair the meeting of DPC/DSC. For DPC/DSC, the DEO concerned chairs the meeting, DDEO, ADEO (Primary/Secondary), Superintendents (Primary/Secondary) and other DEO is the representative from Admn: Department. In DPC/DSC meeting employee's, Sons quota, Disable quota, Minority quota, deceased quota and fresh candidates from open merit will be recommended for appointment and those who are appointed must be:

1. Domicile Holder of the District.
2. Employment Exchange Certificate.
3. Sound Health.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Sir. Well, I have been given a long and lengthy answer and I am not happy with this because of the fact they have given. I have asked for criteria of appointment, they have given me some sort of criteria, some imaginative sort of criteria which is not true. What they say, they have written actually a letter to the Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education, whereby, what do they say, it's quite notable to let me read this out, it`s quite notable to listen to this, but there does not exist any uniform procedure, rules, SOPs in their offices regarding proper appointment of these low grade officials. My question was with regard to Class-IV and Class-III and that is what they say themselves. What do we make of it?

پھر مجھے یہ جواب کس لئے تھمایا گیا ہے، جب یہ خود کہہ رہے ہیں کہ ابھی میں نے جو پڑھا کہ There is no uniform procedure، کب بنے گا، پاکستان کے کتنے سال ہو گئے ہیں کہ یہ معرض وجود میں آیا ہے 73 years میں، سر، نالائقی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، 73 years میں کوئی رولز نہ بن سکے، ہم کب بنائیں گے ہم، وہ نہیں ہم، یہ رولز اس کے لئے ہم سارے کب بنائیں گے؟ اگر اس پر بھی ہمیں اعتماد میں لیا جائے اور پھر یہ ہے کہ اس میں Age relaxation بھی دی گئی ہے، اس کے نمبر 3 میں کہا گیا ہے کہ Age relax, sound health، اب ساؤنڈ ہیلتھ والے کو Age relaxation کی کیا ضرورت ہے اور اس کے بارے میں پالیسی ہے کہ Age relaxation تب دی جائے جب اس علاقے میں یا اس یو سی میں کوئی اور بندہ نہ ہو، تو سوری، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پوری یو سی میں، پورے پی کے میں، پوری Constituency میں کوئی اور ساؤنڈ ہیلتھ والا پرسن نہیں ملا، تو اس لئے Age relax کر دی جائے۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی، سپلیمنٹری۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: After Nighat Bibi.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: یہ کر لیں، میں اس کے بعد کر لوں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب پہلے بات کر لیں، مائیک کھولیں خوشدل خان صاحب کا، یہ مائیک کا جو سسٹم ہے مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ صرف ایک دفعہ Push کریں تو وہ آن ہو جاتا ہے، دو دفعہ Push کرنے سے پھر وہ آف ہو جاتا ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو سر، آپ کا بہت شکریہ، یہ کوئسچن جو میرے بھائی صلاح الدین صاحب لائے ہیں اس میں میرے حلقہ پی کے-70 کا بھی ذکر ہے، میں ابھی پڑھ رہا تھا، پندرہ بیس منٹ پہلے یہ مجھے مل گیا سر، اس میں جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہو چکی ہیں کلاس فور کی، وہ ساری Illegal ہیں، Irregular طریقے سے ہوئی ہیں، نہ اس حلقے سے تعلق رکھتے ہیں، نہ اس یونین کونسل سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ہم ایک ایک بندے کو جانتے ہیں پہچانتے ہیں کیونکہ 2002 سے ہم اس حلقے سے الیکشن کرتے رہتے ہیں، ہمیں ایک ایک بندے کا پتہ ہوتا ہے، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اگر اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے تو وہاں پر ہم Thrash out کریں گے اور ہم ان کو بتائیں گے کہ یہ ڈومیسائل غلط ہے، یہ شناختی کارڈ

آپ نے بوگس طریقے سے بنایا ہے اور آپ نے تمام جتنی بھی اپوائنٹمنٹس کی ہیں وہ بوگس ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تو ہمارا ایک پریویلج ہے جس طرح رولنگ پارٹی والے کہہ رہے ہیں کہ آپ کے حلقے میں جو کلاس فور بھرتی ہوں گے وہ آپ کے مشورے سے ہی ہوں گے، آپ کی Recommendations پر ہوں گے تو ان میں جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں پی کے۔70 میں، نہ ہم سے کسی نے پوچھا ہے، نہ ہم سے کسی نے مشورہ کیا ہے اور جب بھی ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے میں کتنی پوسٹیں ہیں کوئی ویکنسی، تو ان کا جواب یہ آتا ہے کہ There is no vacancy آپ کی کوئی ویکنسی نہیں ہے اور اگر کوئی ویکنسی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے Fill کی ہے، یہ ریٹائرڈ سن کے کوٹے پر آیا ہے، یہ Deceased son کوٹے میں آگیا ہے، یہ فلاں کوٹے میں آیا ہے، تو آیا یہ سارے کوٹے ہمارے اپوزیشن کے حلقوں میں آتے ہیں یا اوروں کے حلقوں میں بھی آتے ہیں؟ جس سے ہم Conscious میں ہیں کہ جب میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس آدمی کو بھرتی کیا ہے He does not belong to my constituency کیوں آپ نے بھرتی کیا ہے؟ تو مجھے جواب مل رہا ہے کہ یہ ریٹائرڈ سن کوٹے میں آیا ہے، جب میں پھر ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ بندہ آپ نے کیوں بھرتی کیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ Deceased son کوٹے میں آتا ہے، جب ہم پھر پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ مینارٹی میں آتا ہے، یہ Disable میں آتا ہے، تو سر، آخر ہمارے حلقے کے لوگ پھر کہاں جائیں گے، ہمارے لئے منسٹر صاحب بہت محترم ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو خوشدل خان صاحب، آپ کا پوائنٹ آگیا، منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں، نگہت بی بی، صرف دو سپلیمنٹری کریں ایک کوسچن پر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> چلیں جی، میرا سپلیمنٹری ان کو دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار یوسف صاحب، ایک کوسچن کے اوپر دو سپلیمنٹری ہوں گے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کلاس فور کے حوالے سے جس طرح یہ کوسچن ہے، میں تو یہ پوچھنا چاہوں گا، جاننا چاہوں گا کہ ضلع مانسہرہ میں تقریباً 2016 سے لے کر اب تک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کلاس فور کی بھرتیاں بند ہیں، وہاں ابھی تک اپوائنٹمنٹس نہیں ہوئیں اور اس سلسلے میں منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہے، کبھی وہاں ڈی ای او نہیں ہوتا، اگر ہوتا ہے تو اس کو ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے، اب اگر وہاں پر ڈی ای او ملا بھی ہے لیکن وہ اپوائنٹمنٹ نہیں کر رہا ہے اور جس طرح 2016 سے 2020 یہ پانچ سال ہو گئے ہیں، پہلے اس کی ایڈورٹائزمنٹ ہوئی، ان کے انٹرویوز ہوئے، اس کے بعد دوبارہ

کینسل ہوئے، پھر دوبارہ انٹرویوز ہوئے، یعنی کلاس فور کی ابھی تک اپوائنٹمنٹس نہیں ہوئیں، تو کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ یہ کب تک ممکن ہے کہ یہ جو خالی آسامیاں ہیں اس پر بھرتی کی جائے گی؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن، جناب اکبر ایوب خان صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Only two supplementaries, there is a lot of agenda۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ بعد میں بات کرلیں، جی منسٹر صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، معزز ممبر صلاح الدین صاحب نے پوائنٹ اٹھایا اور ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین خوشدل خان انہوں نے بھی اس پر بات کی ہے۔ جناب سپیکر، صلاح الدین صاحب نے کہا کہ کوئی Criteria نہیں ہے، ان کے دوسرے کوسچن میں میرا خیال ہے سارا Detail criteria انہوں نے دیا ہوا ہے کہ What is the process جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہوتا ہے اس کے نیچے Concerned sub division کی ایک کمیٹی بنتی ہے اور میرے خیال میں سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر ہی ہوتا ہے اور ایک ادھر منسٹری سے جو نمائندہ ہوتا ہے وہ جاتا ہے اور وہ اس کو کرتے ہیں اور بالکل جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ The law says کہ He should be a sound health and age، وہی چیز ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، ان کا جو بیسک پرابلم ہے ان سے جو ہماری بات چیت ہوئی ہے ان شاء اللہ میری پوری کوشش ہوگی کہ ہم اس کے اوپر قائم رہیں جو پہلے ہوگیا میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں لیکن آئندہ ہماری ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش ہوگی کہ معاملات اسی کے مطابق چلیں، یہ کوئی قانون نہیں ہے لیکن یہ ایک Unset rule ہے ہمارے اس ایوان کا، سب کا اور میں اس کے Favour میں ہوں کہ اس کے مطابق ہمیں چلنا چاہیئے اور یہ وہی جو طریقہ کار ہے بھرتی کا، یہ وہی ہے جو خوشدل خان وغیرہ کے حکومت کے دور سے ہی چلا آرہا ہے، میرے خیال میں اس میں میں نے کوئی ڈیٹیل نہیں دیکھی لیکن میرے خیال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، یہی سسٹم چلا آرہا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو ہم مطمئن کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: مطلب ہے کہ آپ کی کمیٹی کی اور اپوزیشن کی اس پر یہ Decide ہوا تھا کہ جس کے حلقے میں کلاس فور ہوں گے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل ان کی Recommendations کو ان شاء اللہ Consider کریں گے۔

جناب سپیکر: تو اس پر عمل کریں گے ان شاء اللہ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جی، جناب سپیکر، قانون کو تو مجھ سے زیادہ خوشدل خان سمجھتے ہیں، ہمارے مرحوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اس حلقے سے ہوں گے، مطلب جیسے وہ کہہ رہے ہیں کہ کسی دوسرے حلقے سے لوگ آجاتے ہیں یا دوسری یونین کونسل سے آجاتے ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ہاں ہاں، ہمارے ممبر تھے پیر محمد خان مرحوم، انہوں نے ایک خط کے اوپر Recommendation لکھ دی تھی کہ اس آدمی کو نائب قاصد بھرتی کریں۔ جناب سپیکر، وہ تقریباً ہائی کورٹ سے Disqualify ہوتے ہوتے بچ گئے کیونکہ ان کی وفات ہو گئی تو قانون میں نہ زمین ہے، سپریم کورٹ نے اس کو کیا ہوا ہے لیکن ہمارا ایک Unset معاہدہ ہے، اس کے مطابق ان شاء اللہ تعالیٰ ہم چلیں گے اور دوسرا یہ جو بات کر رہے ہیں جناب سپیکر، کوٹہ والی، کوٹے والا بھی، میں اپنے حلقے کا آپ کو ہری پور کا بتادوں کہ اگر کوئی Deceased son ہے، کوئی ایمپلائز سن ہے، کوئی مینارٹی ہے تو جناب سپیکر، کسی بھی حلقے میں Deceased کا سو فی صد کوٹہ ہوتا ہے، وہ تو قانون ہے، جہاں بھی Available post ہو اس کو وہاں پر کرنا پڑتا ہے، باقی میں ان سے اتفاق کرتا ہوں، میں کہتا ہوں حلقہ تو چھوڑیں جس گاؤں کا جس محلے کا سکول ہو اسی علاقے کا آدمی لگنا چاہیئے اور اگر کسی کو غلط طریقے سے یہ Identify کریں اگر Age relaxation دی گئی ہے، میں اس کے اوپر انکوائری کروں گا اور اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے اور حاجی صاحب نے جو بات کی جناب سپیکر، بالکل میں نے پچھلے ہفتے دس دن سے کہا ہوا ہے کہ اس صوبے میں جہاں بھی کلاس فور کی ویکنسیز ہیں ان کو Fillup کیا جائے، ہر صورت میں میری کوشش ہے ان شاء اللہ اس مہینے کے اندر اندر مانسہرہ میں ڈی ای او کی سمری ہم نے موؤ کی ہوئی ہے، چیف منسٹر صاحب کے پاس گئی ہوئی ہے، جیسے ہی آئے گی ان شاء اللہ مہینے کے اندر اندر میری کوشش ہے کہ پورے صوبے کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کلاس فور کی کوئی خالی جگہ نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ صلاح الدین صاحب، پہلے صلاح الدین موؤر ہیں، اس کے بعد پھر آپ کر لیں، پہلے صلاح الدین صاحب کر لیں، پھر آپ کر لیں۔ جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، یہ جو منسٹر صاحب نے جو کہا، میں بھی ان سے اتفاق کرتا ہوں، بالکل یہ اس میں دیا گیا ہے لیکن Practically یہ نہیں کرنا چاہتے اور میں منسٹر صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں، یہ بڑی آنریبل فیملی سے ہیں لیکن ہم کیا کریں، میری مجبوری ہے، پورے ہاؤس کو بتارہاہوں، میری ایک مجبوری ہے کہ میرے علاقے کا ایک ایکس ایم پی اے جو غلطی سے وہ ایک بہت بڑی پوسٹ پر بیٹھ گیا ہے (تالیاں) اور یہ ان کا سامنا نہیں کر سکتے، میں منسٹر صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کس فیملی سے تعلق رکھتے ہیں، کیاوہ فیملی بھی اس کے سامنے جھکے گی؟ اور یہ بالکل سر، آج جیسے آپ نے فرمایا آپ کی چیئر سے جو بھی بات ہوگی ہم مانیں گے اور ہم ہی پارلیمنٹری لوگ ہیں، ہم ایک دوسرے کو سنیں گے، برداشت بھی کریں گے لیکن یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم منسٹر صاحب کے پاس جائیں اور وہ مجھ سے، شاید منسٹر صاحب کو معلوم ہے کہ وہ مجھے پھر کہیں کہ دعا کرنا، اب یہ کام دعاؤں سے ہوں گے؟ (تالیاں) یہ کام دعاؤں سے نہیں ہوتے اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ دعا کریں کہ جو سننے میں آرہا ہے کہ وہ سچ ہو جائے، اللہ کرے کہ وہ سچ ہو جائے اور ہو گا بھی ایسا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو کافی بہتر جواب دے دیا، خوشدل خان صاحب کو سن لیتے ہیں تاکہ پھر اگلے کوسچن پر جائیں۔ خوشدل خان صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، یہ ویسے اگر کمیٹی میں چلا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ہمارے دلوں میں منسٹر صاحب کے لئے بڑی قدر اور Respect بھی ہے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے جو جواب دے دیا، اس سے میں مطمئن اس لئے نہیں ہوں کہ جو Irregularities ہوئی ہیں اور یہ اپوائنٹمنٹس مارچ 2020 میں ہوئی ہیں، 2019 کی نہیں ہیں، 2018 کی نہیں ہیں، اسی سال کے مارچ میں ہوئی ہیں اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جتنے بھی Quotas ہیں، یہ سارے پی کے۔71-70 میں آتے ہیں، کہ نہیں اوروں میں بھی آتے ہیں، تو ان کے ہمارے پاس ثبوت ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا معاہدہ مارچ میں نہیں ہوا تھا، رمضان میں ہوا تھا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی!

جناب سپیکر: آپ کا معاہدہ رمضان میں ہوا تھا، (قہقہہ) مارچ میں جو ہو گیا سو ہو گیا، آئندہ انہوں نے کہا ہے کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہو گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہاں پر غلطی ہوئی ہے، یہاں پر بے قاعدگی ہوئی ہے، اس کو صحیح کرنا ہے۔

جناب سپیکر: وہی تو کر رہے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ہمارا کام ہے کہ ہم کام کر لیں، Irregularity کو ختم کر لیں، میں آپ سے اور اس ہاؤس سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اس کوسچن کو ریفر کر لیں To the concerned Committee کہ ہم Thrash out کر لیں، ہم ان افسروں کو ان کے سامنے بتائیں گے کہ بھائی آپ نے آدمی بھرتی کیا، یہ کہاں سے بھرتی کیا ہے؟ آیا اس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ ہے؟ تو یہ اس وقت پتہ چل جائے گا اور ہماری کمیٹیاں بھی ہیں، تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، میں صلاح الدین صاحب کی بڑی Respect کرتا ہوں، بڑی اچھی انگلش بھی بولتے ہیں، یہ اے این پی کی اچھی تبدیلی ہے، پہلے پشتو پر زیادہ فوکس ہوتا تھا، اب انگریزی پر زیادہ فوکس ہوتا ہے لیکن انہوں نے جو بات کی ہے ایک آئینی عہدے کے حوالے سے، میرے خیال میں اسمبلی میں اس طرح کی باتیں کریں تو ان کو تو اتنا زبردست قسم کا جواب مل گیا، میرے خیال میں اکبر ایوب صاحب کی طرف سے اچھا جواب مل گیا ہے اور Reasonable جواب ملا ہے کہ ہماری جو بات چیت ہوئی ہے آپ کے ساتھ، اس کے بعد اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا تو ہم ذمہ دار ہیں، بالکل ہیں اور آپ کے ساتھ جو ہماری بات طے ہوئی ہے، ان شاء اللہ اس پر عملدرآمد ہو گا، تو میرے خیال میں اس کے بعد کسی کو ٹارگٹ کرنا زیادتی ہو گی، اس کی بڑی خدمات ہیں، پاکستان تحریک انصاف کے لئے ان کی بہت بڑی خدمات ہیں، انہوں نے چوبیس، پچیس سال تک Struggle کی ہے اور اس Struggle کے نتیجے میں آج وہ اس کرسی پر پہنچے ہیں، وہ Deserve کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ویسے بھی آئینی عہدیداروں، پریزیڈنٹ، گورنرز کو ہاؤس میں اس طرح ڈسکس نہیں کرنا چاہیئے۔ جی اکبر ایوب صاحب، وہ کہتے ہیں اس کوسچن کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر، میں نے ان کو بالکل یقین دہانی کرائی ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ ان کے مسائل حل ہوں گے، ہمارے گورنر صاحب کو کچھ الفاظ میں صلاح الدین صاحب نے ذکر کئے، بالکل میں شوکت یوسفزئی صاحب کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، He is the constitutional head of the Province اور کسی وجہ سے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ویسے ہی اس کرسی پر کوئی کسی کو نہیں بٹھاتا جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: جمپ نہ کریں نا، اپنے نمبر پر بات کریں، ابھی تک Floor is with the Minister, Nighat Bibi, Floor is with the Minister, please.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، میں اس چیز کی گارنٹی دیتا ہوں کہ وہ بھی خوش رہیں گے اور یہ بھی خوش رہیں گے، ان شاء اللہ وتعالیٰ۔

جناب سپیکر: بس بات ختم ہو گئی، ٹھیک ہے، صلاح الدین صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دونوں کو خوش کروں گا اور نگہت بی بی کو بھی خوش رکھیں گے۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب، ٹھیک ہے پہلے مسئلے کو تو ختم ہونے دیں، پھر میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں، آپ بھی اسی پر بولتے ہیں، منور خان صاحب نے اسی پر بولنا ہے، بولیں۔

جناب منور خان: تھینک یو سر، میں منسٹر صاحب سے یہی کلاس فور کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمارے ڈسٹرکٹ میں ایجوکیشن آفیسر ڈی ای او نہیں ہیں، وہ میرے خیال میں ایک دفعہ آجاتے ہیں، دو تین مہینے وہاں پر رہ کر پھر وہاں سے ٹرانسفر کیا جاتا ہے، ابھی وہاں پر سارے کلاس فور اسی طرح پینڈنگ پڑے ہیں بلکہ For the last two years، میں نے منسٹر صاحب کو سکولوں کے نام بھی دیئے تھے، Kindly اگر ہو سکے تو ایجوکیشن لکی والوں کو کہہ دیں کہ ان کی اپوائنٹمنٹ کریں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، ہمارے تمام ڈی ای اوز کی سمری سی ایم صاحب کے پاس پہنچ گئی ہے، تقریباً ایک دو دن میں ان شاء اللہ آرڈرز ہو جائیں گے۔ میں نے جس طرح کمٹمنٹ کی ہے پورے صوبے کے کلاس فورز میں کلیئر کروں گا ان شاء اللہ وتعالیٰ اور میں خوشدل خان اور صلاح الدین خان ان دونوں سے بالکل کوئی گلہ نہیں کرتا جناب سپیکر، ان کے مسائل ہیں، میں نے ان کو بتایا ہے، ان شاء

اللہ وتعالیٰ بیٹھ کر ان کے مسائل ہم حل کریں گے ان شاء اللہ، کوئی ایشو کی بات نہیں ہے، ہم حل کریں گے۔ خوشدل خان، آپ کو خوش کریں گے، فکر نہ کریں۔

Mr. Speaker: Thank you, satisfied. Salahuddin, Sahib.

(Pandemonium)

Minsiter for Elementary & Secondary Education: Yes.

(Laughters)

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 6193, Again Janab Salahuddin, Sahib.

* _ 6193 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Elementary & Secondary Education state that:

(a) List of class 3 & 4's appointed from January, 2020, till date, in the whole district Peshawar in both (Male & Female) Primary, Middle, High & Higher Secondary Schools;

(b) List of all these in Government Primary, Middle, High Schools (Male & Female) in PK-70 and PK-71, with photo copies of their CNIC's (Both Sides).

Mr. Akbar Ayub Khan (Minsiter for Elementary & Secondary Education): (a) List/appointment orders copies. Detail provided in the House.

(b) List/appointment orders copies. Detail provided in the House.

جناب صلاح الدین: تھینک یو جناب سپیکر، یہ بھی اسی ہی کلاس فورز کے حوالے سے ہے اور جس طرح کہ میں نے پہلے کہا کہ میں آنریبل منسٹر صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں، میں ہر ایک کی بڑی عزت کرتا ہوں، میں اپنے علاقے میں چاہے وہ چپڑاسی ہی کیوں نہ ہو، چاہے جو بھی کیوں نہ ہو، میں ہر ایک کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن یہاں پر میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ Incompetency ہے On the part of Minister, لیکن On the part of department میں نے ان سے لسٹ مانگی تھی کہ یہ جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، مجھے ان کی فوٹو کاپیز Provide کر دی جائیں۔ یہ اتنی بڑی لسٹ دی ہے، اس میں سے 85 اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، Out of 85 appointments, I have been given only four of them, only four of them; why 81 are missing, so I can consider this as incomplete, Sir. First, Secondly, specific list of PK-70 and 71 has not been provided اور فوٹو کاپیز بھی نہیں دی گئیں، پھر یہ کہ جس طرح سر، Your kind self I don't know what they call it in Urdu, your kind

self was stated by you کہ جس علاقے کا ہو، جس Constituency کا ہو، اب میرے علاقے میں کافور ڈھیری کا وہ میرا علاقہ نہیں ہے، وہ میری Constituency نہیں ہے، اب وہاں سے ایک بندے کو اٹھا کے گڑھی ملی خیل جو کہ میری Constituency ہے وہاں پر اپوائنٹ کیا گیا ہے اور وہی میرے پاس آیا تھا اور وہ یہ گلہ شکوہ کر رہا تھا کہ میری تنخواہ تو اتنی نہیں ہو گی تو پھر میں کیسے آ جا سکوں گا؟ تو سر، اگر یہ کوئسچن کمیٹی میں نہ جائے تو ہم کیسے ان کو پن پوائنٹ کریں گے، میں یہ اس لئے نہیں کہ To show the government down or to show down the concerned ministry, Just because so that we could sort things out. Things کو Sort out کرنے کے لئے میری ریکویسٹ ہو گی آنریبل منسٹر صاحب سے کہ اس کوئسچن کو specifically کمیٹی میں جانے دیں وہاں پر ہم بھی منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے، میں ان کی عزت کرتا ہوں، ہم بیٹھ جائیں گے خوشدل خان صاحب بھی ہوں گے، یہ پی کے۔70 اور 71 کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل اکبر ایوب صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، کمیٹی میں اس کو، میں نے جس طرح پہلے آپ کو عرض کیا ہے، جو ریٹائرڈ ہیں، جو سن کوٹہ ہے، جو Deceased quota ہے وہ ڈسٹرکٹ میں کسی بھی جگہ ایڈجسٹ ہو سکتا ہے، ابھی Deceased Quota ہے وہ سو فی صد کوٹہ ہے، لوگ تو عدالتوں میں جاتے ہیں، ہم ان کو یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ہم انتظار کریں گے کہ اس کے گاؤں میں جگہ خالی ہو تو تب، اس کو تو ہر جگہ ایڈجسٹ کرنا پڑتا ہے، جیسے میں نے صلاح الدین صاحب کو کہا۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سارے ہمارے اوپر ایڈجسٹ کریں گے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں، آئندہ آپ کے اوپر ایڈجسٹ (قہقہہ اور شور) آئندہ پشاور میں جتنے کوٹے ہوں گے، Even ان تمام حلقوں میں ہم ڈسٹری بیوٹ کریں گے، ان پر بوجھ نہیں ڈالا جائے گا ان شاء اللہ وتعالیٰ۔

جناب سپیکر: اس کو Equally distribute کیا کریں، تھینک یو۔ ٹھیک ہے صلاح الدین صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: I think, now you are satisfied.

جناب صلاح الدین: Sir, I will be happy with this لیکن کل سلطان خان صاحب کو اسمبلی کی روایات یاد آ گئی تھیں، یہ بھی روایات پر چل رہے ہیں، یہ بھی روایات کی ہی بات ہے سر، آنریبل منسٹر

صاحب نے جب ریکویسٹ کی ہے تو ہم بھی اتنے بے مروت نہیں ہوں گے کہ ہم آپ کوShow down کریں، (قہقہے) ہم آپ کی وضاحت کو تسلیم کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Question No. 6442, Janab Bahadar Khan, Sahib.

* 6442 _ جناب بہادر خان: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ پی کے۔16 میں تقریباً30 گاؤں ایسے ہیں جن میں میل اور فیمیل سکولز نہیں ہیں؛

(ب) موجودہ اے ڈی پی میں تقریباً100 پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے لئے فنڈز رکھا گیا ہے، ان میں سے میرے حلقے کے لئے کتنے سکول منظور ہوئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) وضاحت کی جاتی ہے کہ صوبائی حلقہ پی کے۔16 دیر لوئر میں موجودہ سکولوں کی کل تعداد 239 ہے جن میں بچوں کے لئے 144 اور بچیوں کے لئے 95 سکولز ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مزید برآں، سال 2019-20 میں محکمہ ہذا کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پی کے۔16 دیر لوئر میں 19 مختلف سکیمیں مکمل کی گئی ہیں یا زیر تکمیل ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ نیز موجودہ اے ڈی پی 2020-21 میں محکمہ ہذا کی طرف سے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے قیام اور اپ گریڈیشن کے لئے بھی سکیمیں شامل کی گئی ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، جس کے تحت اضلاع سے حلقہ وار سکیموں کی تفصیل مانگی گئی ہے، سکروٹنی کے بعد قابل عمل سکیموں کی منظوری متعلقہ فورم سے لے کر فراہم کر دی جائے گی۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، سپلیمنټری کومه، آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ پی کے۔16 میں تقریباً30 گاؤں ایسے ہیں جن میں میل اور فیمیل سکولز نہیں ہیں، دوئ وائی چې جی نہیں، دوئ وائی نشته داسې کلی۔ جناب سپیکر، ما دا دی کړی دی، 36 کلی داسې دی چې د سکول نه بغیر دی نو دا غلط بیانی ئې کړې ده نو دا دغه ته لیږل پکار دی، تاسو د کمیټو نه ولې یریږئ، لکه دا کمیټئ د څه د پاره دی؟ تاسو چې کمیټئ جوړوئ، د ایجوکیشن کمیټی شته کنه، دا د څه د پاره ده؟ دا د دې د پاره ده چې ته به بیا ګرځې، ته به په هزاره کښې ناست ئې او مونږ به په باجوړ

کېنې، په دېر کېنې ناست يو او بيا به چرته کال له اسمبلی راځی او بيا به ته پاسيږې چې نه نه ته راشه داسې به اوکړو او هغسې به اوکړو، دا خو بې ځايه ده، دا اوليږه چې ددې غلطۍ پته اولګی چې دوئ ته ددې پته نشته دے د خپلې علاقې ايس ډی ای او ډی ای او ته دا پته نشته دے چې زما په علاقه کېنې دا کلی د سکولونو نه خالی دی، دلته سکول نشته دے، زه درته ښايم کنه، زه به ئې درته ثابت ووم، دا 36 کلی دی چې په ديکښې بيخی سکول نشته دے فيميل او ميل او دوئ وائی نه په ديکښې شته دے، دا غلط بيانی نه ده؟ دا اوليږه چې پته ئې اولګی، سر، دا کميټئی ته اوليږئ۔

Mr. Speaker: Honorable Minsiter for Education, Akbar Ayub Sahib.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر، پتہ نہیں Luckily یہ کیا ہے کہ بہادر خان صاحب بھی دیر کے ہیں اور میرے جو ڈائریکٹر ایجوکیشن ہیں وہ بھی دیر کے ہیں۔آج میں نے خصوصی طور پر ان کو بلایا ہے، میں نے ان سے پوچھا، وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی 30 گاؤں ایسے نہیں ہیں جناب سپیکر، ابھی گاؤں کی Definition کیا ہے؟ جہاں دس گھر ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ ہماری آبادیاں گاؤں سے باہر نکل گئی ہیں، پھیل گئی ہیں، اگر ان کو آپ گاؤں کہیں تو میں نہیں کہہ سکتا، ایک چیز یہ مجھے بتائی گئی ہے کہ بہادر خان صاحب کے گاؤں میں چار پرائمری سکولز ہیں، تین صوبے کے ہیں اور ایک Merged district کی طرف سے دیا گیا ہے اور چار پرائمری سکولز ان کے گاؤں میں ہیں، باقی بہادر خان صاحب نے جو سوال کیا ہے، ابھی تک کوئی سکول کسی کو نہیں دیا گیا۔آپ کو بھی ملیں گے، جس طرح میں نے پہلے کہا ہے، ہماری میٹنگز ہوئی ہیں، ہماری کمٹمنٹ ہوئی ہے، ہم ان شاء اللہ وتعالیٰ اپوزیشن کو ساتھ لے کے چلیں گے، جو بھی سکول ہوں گے ان شاء اللہ وتعالیٰ اس میں ہم تمام جتنے بھی ممبرز کے حلقے ہیں، سب کو ان شاء اللہ وتعالیٰ اس کے اندر Accommodate کریں گے اور Need basis پر ہوگا۔جناب سپیکر، میں نے ایک چیز جب سے میں نے ڈیپارٹمنٹ سنبھالا ہے، مجھے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر In writing دے گا کہ یہ سکول فیزیبل ہے، اس کی لوکیشن فیزیبل ہے تب وہ سکول بنے گا، آج کے بعد جناب سپیکر، وہ کلاس فور والا سکول نہیں بنے گا، گاؤں سے تین کلو میٹر دور پرائمری سکول بنا دیا اور پانچ پانچ اور چھ چھ سال کے بچے دو دو، تین تین کلو میٹر چل کے جاتے ہیں اور یا تو سکول کو بچے جاتے ہی نہیں ہیں، بالکل فیزیبلٹی آنر ہوگی، ہم تمام ممبرز کی Recommendation لیں گے لیکن لوکیشن جناب سپیکر، ہم فیزیبل کریں

گے ،اگر کوئی مفت زمین نہیں دے گا تو حکومت زمین خریدے گی اور ادھر سکول بنائے گی اور بہادر خان صاحب کا خصوصی خیال رکھا جائے گا،ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بہادر خان صاحب،Are you satisfied،آپ مطمئن ہیں؟

<u>جناب بہادر خان</u>: نہیں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ مطمئن نہیں ہیں، (قہقہہ) تھوڑا مطمئن ہو جائیں، وہ آپ کو ایشورنس دے رہا ہے۔

<u>جناب بہادر خان</u>: نہیں جی، ایمرجنسی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ کہتے ہیں کہ زمین بھی خرید کے دیں گے۔

<u>جناب بہادر خان</u>: دا څنګه ایمرجنسی ده چې ددې وخته پورې ستاسو د تیر شوی پینځه کاله کښې او په دې اوس دوه کاله کښې او په اووه کاله کښې یو سکول په دې حلقه کښې نه دے جوړ شوے ، دا ایمرجنسی ده؟ او دا 36 کلی د سکول نه محروم دی، زه وایم دا ته کمیټئی ته اولیږه چې ددې پوره پته اولګی، د دوئ خو ستا په خله یا زما په خله ددې خو څه عمل نشته دے ، تاسو چې مخکښې مونږ ته څه وئیلی دی، په هغې مو کوم عمل کړے دے او کومه داسې مسئله حل شوې ده، کمیټئی ته ئې اولیږه چې پته ئې اولګوؤ کنه او دا غلط بیانی ئې کړې ده، ددې نه څه جوړیږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، بہادر خان صاحب، میں۔۔۔۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ٹھیک ہے ٹھیک ہے، بہادر خان صاحب، میں جواب دیتا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister Sahib, last words from your side.

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر، انہوں نے دو سال کی بات کی ہے کہ سکول نہیں بنا، سکول دو سال میں بنتے ہیں، تقریباً ڈھائی سو سے تین سو سکولز ہمارے مکمل ہو رہے ہیں لیکن اس سال کی اے ڈی پی میں ایک ہزار نئے سکولز ہیں اور جناب سپیکر، اس قسم کی ڈیویلپمنٹل اے ڈی پی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی پچھلے دس سال میں بھی نہیں آئی، ایک ہزار سے زیادہ سکولز اس سال ان شاء اللہ وتعالیٰ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بہادر خان صاحب کو ایشورنس دے رہے ہیں، اس میں آپ ان کا خصوصی خیال رکھیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، بہادر خان صاحب کی خوشی کے لئے، یہ بزرگ ہیں، میں کسی کو Ban relax کر کے نہیں دیتا، یہ درخواست لاتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ لکھو ادھر Ban relaxation، میں وہ بھی کر دیتا ہوں، تو آپ کمیٹی میں بے شک بھیج دیں، اگر یہ بھیجنا چاہتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے، اگر یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے تو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: کیوں بہادر خان صاحب، کمیٹی میں بھیجتے ہیں یا بس؟

جناب بہادر خان: ہاں کمیٹی میں بھیج دیں۔ دې نه استحقاق جوړیږی، دوئ غلط بیانی کړې ده۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 6442 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 6442 is referred to the concerned Committee.

بہادر خان صاحب، اب آپ خوش ہیں۔ (قہقہہ) حمیرا خاتون صاحبہ، کوئسچن نمبر 6232، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 6232 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ توانائی و برقیات میں مروجہ قوانین کے تحت کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائیز سنز کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ توانائی و برقیات میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائیز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد کتنی ہے، نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ایک سال کے دوران محکمہ توانائی و برقیات میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائیز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے جو کہ حکومتی پالیسی کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں:

سیریل نمبر	ڈیپارٹمنٹ	تعداد	سکیل	ضلع
1	انرجی اینڈ پاور	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
2	کے پی او جی سی ایل	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
3	الیکٹرک انسپکٹوریٹ	02	کلاس فور	نوشہرہ / ایبٹ آباد
4	پیڈو	03	جونیئر کلرک	سوات / مردان / باجوڑ

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو مجھے جواب دیا گیا ہے، اس میں صرف چھ لوگوں کے پورے سال میں بھرتی کے نام بتائے گئے ہیں، ایک تو جو بھرتی شدہ افراد ہیں ان میں کوئی اقلیت کو پوسٹ نہیں ملی اور دوسرا اس میں جو پوچھا گیا ہے وہ کوٹے کا، تو کوٹہ بھی اس میں نہیں بتایا گیا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ کیا طریقہ کار اپنایا گیا؟ جو میں نے سوال کے آخر میں پوچھا ہے کہ ان بھرتیوں کے لئے کونسا طریقہ کار اپنایا گیا، انٹرویوز کئے گئے ہیں، کوئی انہوں نے اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں، اس کا کیا طریقہ کار ہے؟ تو اس میں تو ساری تفصیل آ جاتی ہے، آئی ڈی کارڈ نمبر سب کچھ، تو اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Who will respond? Ji, Nighat Orakzai Sahiba, supplementary?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے پاس بھی لسٹ موجود ہے، کل شاید ان کا کورم پورا ہو چکا تھا تو انہوں نے پونے تین بجے اسمبلی شروع کی تھی اور ساڑھے تین بجے تک کوئسچنز آور ختم ہو چکا تھا اور کل میرے ایک کوئسچن کا جواب نہیں آیا جو میں نے Transgender پہ کیا تھا، محکمے نے اس کا جواب ہی نہیں دیا اور مجھے کل ایجنڈا ملا تھا، 1122 پہ ٹھیک ہے جی، میں اس پہ نہیں جانا چاہتی، اس میں بھی یہی Same سوال ہے لیکن جناب سپیکر، یہاں پہ انہوں نے جو جواب دیا ہے، اس میں انہوں نے تقریباً کوئی چھ لوگ Mention کئے ہیں، محترمہ عائشہ رحیم صاحبہ، اسسٹنٹ ہیں سکیل۔16 ہری پور کی، پھر کرک، پھر ایبٹ آباد، پھر بنوں اور نوشہرہ، جناب سپیکر صاحب، اس سوال میں مجھے صرف یہ جاننا ہے کہ آیا حکومت نے جو پانچ فی صد Disable کوٹے کا جو اعلان کیا تھا کیا وہ Implement ہو رہا ہے؟ اور

خواتین کے لئے انہوں نے جو ایک اعلان کیا تھا، کیا وہ طریقہ کار یہ اپنا رہے ہیں؟ اور جیسا کہ حمیرا بی بی نے کہا کہ ان کو اس کے سوال کا جواب نہیں ملا لیکن میرے اس پر صرف دو سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں کہ کیا جو Disable کوٹہ ہے، اس میں کوئی بھی Disable نہیں آیا، کیا اس میں کوئی بھی ایسی خواتین نہیں تھیں؟ جناب سپیکر، ہزاروں خواتین ڈگریاں لے کر ہاتھوں میں پھیر رہی ہیں تو اس میں کیوں نہیں وہ Mention کی گئی ہیں کہ اتنی عورتیں، اتنی Disable-----

Mr. Speaker: Okay, let's take the answer from honorable Law Minister.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو سر، اس میں انہوں نے ڈیٹیلز مانگی ہیں جو معذور اور اقلیت اور خواتین کے ایمپلائمنٹ میں جو کوٹے ہوتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ نے ڈیٹیلز دے دی ہیں لیکن آنریبل ممبر جو موؤر ہیں کوئسچن کی ہے اور آنریبل ہماری نگہت اورکزئی صاحبہ نے بھی پوچھا ہے، ایک تو سر، ان کا سوال جو سپلیمنٹری میں آیا ہے وہ تو الگ ہے، اس میں وہ پوچھ رہی ہے کہ Disable میں کوٹہ بڑھانے کا جو اعلان ہوا تھا، تو اس کا کیا ہوا ہے؟ وہ تو سر، چیف منسٹر صاحب نے چونکہ ایک اعلان کیا تھا، ایک پالیسی بیان دیا تھا کہ ہم نے دو فی صد سے بڑھا کے پانچ فی صد تک لے آنا ہے تو وہ سر، بالکل وہ ایک کمٹمنٹ ہے، وہ Under process ہے اور ان شاءاللہ وہ Implement بھی ہوگا کیونکہ یہ ایک اعلان ہو چکا ہے، اس کے اوپر گورنمنٹ کی ایک پالیسی آچکی ہے بلکہ میں فلور آف دی ہاؤس، جو ڈیپارٹمنٹس یہاں پہ موجود ہیں اور جو موجود نہیں بھی ہیں تو یہاں سے ڈائریکشن دے رہا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کے ڈائریکٹیوز کو فوراً Implement کیا جائے، اس کے لئے جو بھی طریقہ کار ہے، Legal process ہے اس کو پورا کیا جائے۔ باقی محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، وہ کہہ رہی ہیں کہ ان کو زیادہ ڈیٹیلز چاہیئے تھیں تو سر، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر وہ چاہتی ہیں کہ یہ کوئسچن کمیٹی میں چلا جائے، وہاں پہ ان کو بھی بلائیں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ طریقہ کار کیا اپنایا ہے؟ اور جو اور بھی ڈیٹیلز ہیں تو سر، بے شک آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پر اس کو Thoroughly اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے حمیرا خاتون صاحبہ؟

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اس لئے کہ اس میں خواتین کا بڑا اہم ایشو ہے، 53 فی صد ہماری خواتین ہیں اور ان کے لئے کوئی-----

Mr. Speaker: Okay okay. I put it to House. Is it the desire of the House that Question No. 6232 may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question No. 6232 is referred to the Committee?

محترمہ حمیرا خاتون: کوئسچن نمبر 6238۔

جناب سپیکر: 6238 تو فوڈ کا ہے اور 6232 توانائی اور برقیات کا، تو آپ کا فوڈ سے ہے۔ کوئسچن نمبر 6238، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 6238 _ Ms. Humaira Khatoon: Will the Minister for Food be pleased to state that:

(a) Is it correct that the Food department Khyber Pakhtunkhwa maintained quotas in appointment of clerical and Class-IV employees regarding appointment of disable, minority, female and employees sons under relevant rules;

(b) If yes, then the detail of appointment of disable, minority, female and employees sons made under relevant rules in clerical and Class-IV employees may be given?

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): (a) Yes, it is correct that Food Department Khyber Pakhtunkhwa maintained proper quatos in cadres of clerical and Class.IV employees regarding appointment of disable, minority, Female and employees sons under relevant rules.

(b) As per Appointment Promotion and Transfer Rules, 1989, Food Department Khyber Pakhtunkhwa have maintained proper quotas in cadres of clerical and Class-IV employees sons regarding appointment of disable, minority, female and employees sons. Detail of appointment in the above quotas during the last year is as under:

S. No	Name of Govt: servant with designation	Domicile of District	Date of appointment	Appointment made under quota with effect from 01-01-2019
1	Ms. Aisha Rahim Assistant (BS-16)	Haripur	29-03-2019	Female quota
2.	Ms. Asma Noureen Foodgrain Inspector (BS-09)	Karak	22-10-2019	Female quota

3.	Mr. Muhammad Naeem Chowkidar (BS-03)	Abbottabad	31-01-2019	Disable quota
4.	Mr. Zakirullah Chowkidar (BS-03)	Peshawar	08-10-2019	Retired Sons Quota on Medical Ground
5.	Mr. Zohaib Khan Chawkidar (BS-03)	Bannu	08-03-2019	25% retired employees sons quota
6.	Mr. Yaheya Khan Chowkidar (BS-03)	Nowshera	04-02-2020	Disable quota

محترمہ حمیرا خاتون: جی اس کا جواب بھی Same ہی ہے، میں نے اس میں طریقہ کار اور وضاحت پوچھی ہے اور اس کا جو شناختی کارڈ، آئی ڈی نمبر اور انٹرویوز کے بلانے کا جو پراسیس ہے، اس میں کوئی Show نہیں کیا گیا ہے بلکہ مجھے صرف ڈسٹرکٹ وائز لسٹ فراہم کی گئی ہے جس میں کوئی ڈومیسائل نمبر نہیں ہے، اس میں کوئی آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے، اس میں صرف نام اور ڈسٹرکٹس کے نام ہیں، تو اگر پلیز اس کو بھی آپ کمیٹی میں ریفر کر دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس میں بھی وہی مسئلہ ہے کہ جیسے میں نے اپنے کوئسچن کا حوالہ دیا، اس میں دس ہزار آسامیاں اناؤنس ہوئی تھیں اور گیارہ Disable لئے گئے تھے، میں وزیر صاحبان سے یہ ضرور گزارش کروں گی، چاہے وہ فوڈ کے ہیں، چاہے وہ اکبر ایوب صاحب ہیں، ہشام صاحب ہیں، سلطان صاحب ہیں اور باقی جتنے بھی آنریبل منسٹرز یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، جو سپیشل اسسٹنٹ ہیں، جو ایڈوائزر ہیں اور پوری گورنمنٹ سے میں یہ درخواست کروں گی کہ Disable کا کوٹہ وہ سی ایم صاحب نے دو فی صد سے بڑھا کر پانچ فی صد کر دیا ہے جو کہ ابھی تک اس کی Implementation نہیں ہو رہی ہے، سی ایم صاحب نے تو اعلان کر دیا ہمیں خوشی ہے، ہم ان کو Appreciate کرتے ہیں اور اسی طرح خواتین کے بارے میں بھی یہی ہے کہ خواتین کو بھی ان کے کوٹہ سسٹم کے حوالے سے ان کو وہ نہیں مل رہا ہے جس طرح کا کوٹہ سسٹم ہونا چاہیئے۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بہت سی خواتین ماسٹر کی ڈگریاں لے کر وہ بیچاری گیارہ اور دس کے لئے پھیر رہی ہیں تو منسٹر صاحبان Disable کوٹے پہ باقاعدہ طور سپیشل توجہ دیں اور ساتھ ہی خواتین کے کوٹے پہ، تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہاؤس کی کامیابی ہو گی کہ ہم نے یہاں سے کچھ اچھا پاس کروایا۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: خواتین کی بجائے آپ مردوں کے کوٹے کی بھی بات کریں، آپ بوائز کالجوں میں جائیں تو 70 فی صد وہاں پہ بی ایس گرلز سٹوڈنٹس ہیں اور 30 فی صد بوائز ہیں، تو یہ بڑی افسوسناک صورتحال ہے، اس وقت ہمارے کالجوں میں بچیاں آگے بڑھتی جارہی ہیں اور فیوچر انہی کا ہے، مجھے لگتا ہے کہ لڑکے گھروں میں ہی کام کریں گے تو ان کا کوٹہ Ensure کریں۔ جی الحاج قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر فار فوڈ۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر، حمیرا خاتون صاحبہ، ایم پی اے بڑے اچھے کوئسچن لے کر آتی ہیں اور اچھی باتیں بھی کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب، آپ کا سپلیمنٹری ہے، ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی ملک صاحبہ، کیا سپلیمنٹری ہے آپ کا؟

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب، یہ بہت Important ہے اور اس سے پہلے بھی یہ کافی دفعہ ڈسکس ہو چکا ہے سر، ایک تو دو فی صد اور چار فی صد پہ یہاں نگہت بی بی نے بات کی، پہلے تو یہ بتا دیا جائے کہ دو فی صد Implement ہو رہا ہے سر، بالکل بھی نہیں، کوئی ڈیپارٹمنٹ مجھے یہ Written دے دے کہ کسی ڈیپارٹمنٹ نے، دوسری بات یہ ہے سر، کہ جو کوٹہ ہے اس کا تعین یہ کیسے کرتے ہیں For example اگر ایک بندہ اس کے ہاتھ پہ نشان ہے تو وہ بھی اس میں ڈال دیتے ہیں، جو Disable لوگ ہوتے ہیں سر، ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہوتی ہے کہ اپروچ سے وہ لوگ Disable کی لسٹ میں ڈال دیئے جاتے ہیں جس کے ہاتھ پہ چھوٹا سا نشان ہوتا ہے تو سر، یہ چیز ان کو نہیں کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ جناب سردار سورن سنگھ صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، رنجیت سنگھ سر۔

جناب سپیکر: رنجیت سنگھ، Sorry، سورن سنگھ تو ہمارا دوست تھا، رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، مائیک نہیں چل رہا ہے، تھینک یو سر۔ چونکہ میں نے اس وقت یہ بات اس لئے مناسب سمجھی، چونکہ دو تین دن پہلے بھی میں نے مینارٹیز کے کوٹے پہ بات کی تھی تو شوکت یوسفزئی صاحب اور لودھی صاحب نے مجھے Specially کہا کہ جب بھی آپ کو کوئی ایسی چیزیں نظر آتی ہیں تو ہم تو ویسے ہی Implement کرتے ہیں اقلیتوں کے حوالے سے تو جناب سپیکر، آپ یہاں دیکھ رہے ہیں کہ معذوروں کے لئے پھر بھی کوئی نہ کوئی پوسٹ آرہی ہے لیکن اقلیتوں کو یہاں پہ بھی نظر انداز کیا جارہا ہے،

تو یہ واضح الفاظ ہیں، اب تو مجھے کوئی چیز پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، آپ خود کہتے ہیں کہ ہم ہر جگہ پہ اقلیتوں کو ان کے حقوق دے رہے ہیں اور کوٹہ Implement ہو رہا ہے تو یہ ایک واضح چیز ہے، میں پھر بھی اس ایوان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ینمارٹیز کا جو کوٹہ ہے، اس دن بھی میں نے کہا تھا کہ آپ ہمیں صرف کلاس فور تک محدود نہ رکھیں کہ آپ ان کو سویپر اور By name لکھ دیتے ہیں کہ فلاں کمیونٹی کے لئے فلاں سیٹیں ہیں، ہمارا گریڈ ایک سے لے کر گریڈ۔17 تک جہاں جہاں تک ہمارا کوٹہ بنتا ہے، کم سے کم کہتے ہیں، ہمارا ابھی پانچ فی صد Implement ہے، ہمیں پتہ ہے اور اس کے نوٹیفکیشن بھی لیکن وہ کہیں نظر نہیں آتا، وہ صرف کاغذوں اور بیان تک ہے، شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے۔آنریبل قلندر خان لودھی، پہلے منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔

<u>وزیر خوراک:</u> شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر، جیسے انہوں نے جو سوال پوچھا ہے حمیرا خاتون، ایم پی اے صاحبہ نے، بڑے اچھے سوال بھی کرتی ہیں اور بڑی اچھی ڈیبیٹ بھی کرتی ہیں، انہیں بھی کمپلیٹ جواب آگیا ہے تو اس کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے کہ معذور، اقلیتوں اور خواتین ایمپلائز سب تو اس میں آگئے ہیں کہ 2019 میں اور یہ سارے ان کے آگئے ہیں سولہ گریڈ میں اسسٹنٹ بھی ہیں، نو گریڈ میں بھی ہیں، تین گریڈ میں بھی ہیں، تین میں چوکیدار، یہ سب آگئے ہیں، یہ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ مزید کیا چیز پوچھنا چاہتی ہیں؟ کیونکہ اس کا کمپلیٹ جواب آیا ہوا ہے سپیکر صاحب کے پاس اور میرے پاس بھی ہے اور ان کو بھی یہ ملا ہوا ہے، تو ان کا یہ کوٹہ بھی ہے جو پہلے اعشاریہ پانچ فی صد تھا، پھر ایک فی صد ہو گیا، پھر دو فی صد ہو گیا، پھر تین فی صد ہو گیا، اب جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اب پانچ فی صد ہو گیا ہے، اب فوڈ ڈیپارٹمنٹ یہی Implement کر رہے ہیں، تو یہ تو میرے خیال میں ان کے پاس کمپلیٹ جواب آگیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حمیرا خاتون صاحبہ، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ ساری چیزیں صحیح Observe کی جا رہی ہیں۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر صاحب، میں لودھی صاحب کی بہت عزت کرتی ہوں، ہمارے محترم ایم پی اے صاحب ہیں لیکن آپ خود اس کو دیکھیں کہ یہ سوال کہاں سے مکمل ہے؟ اس میں میں نے جو پوچھا ہے جو کوٹے کی بات پوچھی گئی ہے، جو اقلیت کی ینمارٹی کی بات پوچھی گئی ہے، جو ہم نے طریقہ کار کے وضع ہونے کا مطالبہ کیا ہے، اس میں تو کوئی تفصیل نہیں ہے، سوائے اس کے کہ چھ افراد کی ایک لسٹ ہے اس

کے ساتھ لگی ہوئی اور اس میں یہ چھ لوگوں کے نام ہیں جس میں دو خواتین ہیں، دو معذور ہیں اور دو وہ اپنے اس پہ، اس میں بھی اقلیت کا کوٹہ ہی خالی ہے۔ معذوروں کے کوٹے کی بات ہو رہی ہے کہ دو فی صد ہے، چار فی صد ہے، وہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہے کہ اس کی کوئی Implementation ہو رہی ہے یا نہیں؟ تو میرے خیال میں یہ تو Totally ایک نامکمل جواب ہے اور میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، میں اس پہ وہاں پر ڈیٹیل میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: سر، انہوں نے جو پوچھا ہے، ان کو میں پھر یہ کہتا ہوں، میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جواب ان کے پاس آیا ہے، انہوں نے پوچھا ہے معذور، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سن، اس میں ایمپلائز سنز بھی لکھا ہوا ہے، معذور کا بھی ہے، ریٹائرڈ سنز بھی ہو گیا، معذور کا بھی ہو گیا، خواتین کا بھی، یہ سارا آ گیا ہے، اب اس میں یہاں اقلیت کا نہیں ہے تو نہیں آیا، جب اس کا آ جائے تو اس کا بھی ہو جائے گا، اس میں تو یہ سارے آ گئے ہیں، معذور کا بھی آ گیا ہے، سنز کوٹے کا بھی آ گیا ہے، یہی انہوں نے پوچھا ہے، خواتین کا پوچھا ہے وہ بھی آ گیا ہے، ایمپلائز سنز کا پوچھا ہے وہ بھی آ گیا ہے، معذور کا پوچھا وہ بھی آ گیا ہے، اقلیت کا اس میں ایک نہیں ہے تو اس دوران اقلیت کا کوٹہ نہیں ہو گا یا اقلیت کا کوئی کسی نے اپلائی نہیں کی ہو گی یا اس میں کسی کی ریٹائرمنٹ نہیں ہو گی، نئی سیٹ تو Create نہیں ہوتی، جو پہلے سے ریٹائر ہوتے ہیں ان کی جگہ اپوائنٹ کرتے ہیں یا ڈیتھ ہو جائے تو ان کی جگہ ہم اپوائنٹ کرتے ہیں، ان کا ایک اپنا کوٹہ ہے، اس کو ہم Implement کر رہے ہیں، اس لئے مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ مزید یہ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ، (شور) آپ تشریف رکھیں ناں، آپ کا کام تو نہیں ہے، ان کو بات کرنے دیں، She is the mover, you are not the mover آپ ہر سوال پر نہ اٹھیں ناں پلیز، کسی کسی پر اٹھ جایا کریں، تھوڑا ٹائم بچائیں، آپ کو میں الگ ٹائم دے رہا ہوں۔ حمیرا خاتون صاحبہ، بات یہ ہے کہ جیسے لودھی صاحب نے فرمایا ہے، میرے سامنے ہے یہ تو بڑا Complete answer ہے، دیکھیں اس میں خواتین کا کوٹہ بھی انہوں نے دیا ہوا ہے، معذور افراد کا بھی دیا ہوا ہے، ریٹائرڈ سنز کا بھی ہے، اور اس میں ایسی تو کوئی چیز ہے نہیں کہ جو آپ نے مانگی ہو اور وہ اس میں نہ ہو، اگر اس کے علاوہ کوئی چیز ہے تو فریش کوسچن لے آئیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، میں اس پہ تھوڑا سا ایک آپ کو بتاؤں، اس میں ایک تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس، یہ کافی ہو گیا آپ کی، اس کے اوپر کافی ڈیبیٹ ہو گئی۔ جناب احمد کنڈی صاحب کو نسچن نمبر 6256، نہیں ہیں، جی شوکت یوسفزئی صاحب، آج بڑے سمارٹ ہیں۔ ماشاءاللہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): سردار رنجیت سنگھ صاحب نے ایک بات کی تھی۔ کیونکہ اس ایوان میں اقلیتوں کے بارے میں ایک بات ہوئی ہے۔ ہمیں اس کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے، انہوں نے بات کی ہے کوٹے کے حوالے سے تو جناب سپیکر، جو کلاس فور کا کوٹہ ہے نا، انہوں نے کہا کہ اس تک ہمیں محدود نہ رکھا جائے، کلاس فور تک۔ اس سے اوپر جو ہے وہ تو میرٹ پر ہے سر، تو یہ Clarification ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے یا کسی قسم کی تفریق ہو رہی ہے، جو کلاس فور تک ہیں، چاہے مسلم ہیں یا نان مسلم ایک ہی Criteria ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اس سے اوپر بھی جو کوٹہ ہے اس میں بھی میرٹ ہوتا ہے، اگر اس سے اوپر میں بھی کوٹہ ہے وہ میرٹ پر ہوتا ہے۔ اگر ایک ہی سیٹ ہے تو جتنے بھی اقلیتی لوگ اپلائی کریں گے اس میں بھی میرٹ میں جائیں گے۔

وزیر محنت وثقافت: میں وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: یہ بہت اچھی وضاحت کی آپ نے I thank سردار صاحب، شوکت صاحب نے بڑی اچھی وضاحت کر دی ہے۔ وقار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، کو نسچن نمبر 6413، جناب وقار احمد خان صاحب۔

* 6413_ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں مختلف بورڈز طلباء سے سیکنڈری و ہائر سیکنڈری کی بنیاد پر امتحان لیتے ہیں جن کی Detail Marks Sheets اور سرٹیفکیٹ کی تصدیق کے لئے اضافی فیس لیتے ہیں اور وقت کا بھی ضیاع ہوتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس بارے میں Online verification نظام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) بورڈز صرف ان طلباء سے Detail Marks Sheets اور سرٹیفیکیٹ کی تصدیق کی فیس جمع کرواتے ہیں جو طلباء خود Verification کروانا چاہتے ہیں۔

(ب) Online verification کانظام بنانے کے لئے بورڈز نے اقدامات شروع کئے ہیں اور جلد ہی Online verification نظام انسٹال کر دیا جائے گا۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال کیا تھا، میری صرف یہ گزارش ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ایک دفعہ ہم سے امتحان کی فیس لی جاتی ہے، Detail Marks Sheets کی بھی لی جاتی ہے، سند کی فیس بھی لی جاتی ہے اور دوبارہ جب Verification کی ضرورت ہوتی ہے، اگر طالب علم باہر جانا چاہتے ہیں تو ان سے دوبارہ Reverification کی فیس لی جاتی ہے، تو میری منسٹر صاحب سے ان معاملات میں ایک اپیل ہے، درخواست ہے کیونکہ بے روزگاری بھی ہے کہ حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھائے کہ دوبارہ فیس نہیں لی جائے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب اکبر ایوب خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> دوسری گزارش یہ ہے کہ Online verification کے لئے جتنا جلدی ہو سکے ٹائم فریم دے تاکہ یہ مسئلے پھر نہیں ہوں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے جی، اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> جی شکریہ جناب سپیکر، وقار خان صاحب نے بہت اچھا سوال اٹھایا ہے، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، لوگوں کے یہ مسائل ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، جو ہمارے بورڈز ہیں یہ اٹانومس ادارے ہیں، یہ اپنے ہی پیسے کماتے ہیں اور اس سے تنخواہیں دیتے ہیں اور چلتے ہیں، اس کے لئے میں جناب سپیکر، ان کو بتانا چاہوں گا کہ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی ہے، ریکویسٹ کی ہے اور یہ پروپوزل بھی دی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے بورڈز کے Exams ہیں میٹرک سے لے کر سیکنڈ ائر تک، میری کوشش یہ ہے کہ گورنمنٹ ان کی جو امتحان کی جو فیس ہے وہ تقریباً ایک ارب روپے سے تھوڑی اوپر بنتی ہے، اس کو ہم سبسڈائزڈ کرے اور جناب سپیکر، ہماری یوتھ میں غریب بچے ہوتے ہیں، یہ بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں، وہ اپنی فیس نہیں دے سکتے جس کی وجہ سے وہ امتحان بھی Miss کر جاتے ہیں، جناب سپیکر، ان شاء اللہ یہ خوشخبری ہم جلد اس کو Approve کرا کے ان شاء اللہ پورے ہاؤس کو دیں گے۔ دوسرا جناب سپیکر، ہم نے پشاور سے بسم اللہ کی ہے اور میں نے کمپیوٹرڈش بورڈ کی کاپی بھی لائی ہے، ہر چیز کو ہم نے Totally digital کر دیا ہے اور ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ ایک سے دو مہینوں کے اندر میں نے تمام بورڈز کو ڈائریکشنز دی ہوئی ہیں، ہم نے جناب سپیکر

پشاور بورڈ میں ونڈو بھی ختم کرادی ہے کہ بورڈ کے اندر کوئی نہیں آئے گا، جس کو جو چیز چاہیئے وہ آن لائن اپلائی کرے گا اور اس کو گھر میں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ چیز ملے گی۔ وہ جو سوال کریں گے جناب سپیکر، اسی وقت ان کو واپس موبائل پہ مسیج جاتا ہے اوران کو اس کی تاریخ دی جاتی ہے کہ ہم آپ کو فلاں تاریخ کو دیں گے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تمام کا تمام میں ابھی وقار خان صاحب کو دے بھی دوں گا اور تمام بورڈز میں ان شاء اللہ Totally اس کو ڈیجیٹل کر رہے ہیں تاکہ ٹرانسپرنسی آئے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: That's good جی وقار خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 6378، جناب وقار خان صاحب۔

* 6378 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی مختلف یونیورسٹیوں میں طلباء تعلیم و تحقیق میں مصروف ہیں جبکہ تحقیق کے عمل کے لئے مناسب فنڈز درکار ہوتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبائی حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں میں یونیورسٹیوں کو صرف تحقیق کی مد میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے ہیں، ہر ایک یونیورسٹی کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی مختلف یونیورسٹیوں میں طلباء تعلیم و تحقیق میں مصروف ہیں اور تحقیق کے عمل کے لئے مناسب فنڈز درکار ہوتے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت کے پاس خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ 2012 کی سیکشن (2) 3 کے نیچے اختیار ہے کہ وہ صوبے میں پبلک سیکٹر یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لا سکتی ہے۔ جب بھی کوئی نئی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے تو اس کے پہلے تین سالوں کے تمام اخراجات بشمول تعمیرات، تنخواہیں اور تحقیقی سرگرمیوں کے اخراجات صوبائی حکومت کی اے ڈی پی سکیم سے ادا کئے جاتے ہیں۔ صوبائی حکومت جامعات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے صوبائی اے ڈی پی میں مختلف سکیمیں رکھتی ہے تاکہ جامعات میں تحقیق کو مزید موثر بنایا جا سکے۔ مالی سال 21-2020 میں صوبائی حکومت نے مختلف جامعات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے 1473 ملین کی سکیمیں رکھی ہیں۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جب مذکورہ یونیورسٹی پراجیکٹ سائیڈ سے ریگولر سائڈ پہ چلی جاتی ہے تو یونیورسٹی کے Recurring expenditure وفاقی حکومت بذریعہ HEC ادا کرتی ہے۔ تحقیق اعلیٰ تعلیم کالازمی جز ہے لہٰذا HEC ہر یونیورسٹی کو اپنے فارمولا کے مطابق Research grants دیتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام جامعات HEC کو اپنی اپنی Research proposals دیتی ہیں اور HEC منتخب کردہ یونیورسٹیوں کو Research projects دیتی ہے۔ اس کے علاوہ HEC ہر یونیورسٹی کو تحقیق کی مد میں PERN Video conferences, Travel grants Research conferences/seminars کے لئے بھی باقاعدہ طور پر فنڈز دیتی ہے جو کہ Recurring Expenditures کے علاوہ ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے بذریعہ محکمہ اعلیٰ تعلیم تحقیقی سرگرمیوں کے لئے ایک پراجیکٹ PEPRI کے نام سے عبدالولی خان یونیورسٹی مردان میں شروع کیا ہے جس کی لاگت (M) 119.280 روپے ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ صوبائی حکومت نے PMU محکمہ اعلیٰ تعلیم کے ذریعے صوبہ کی جامعات میں تحقیقی سرگرمیوں کے لئے 48.51 ملین روپے مختص کئے ہیں جو کہ صوبہ کی مختلف جامعات کو Applied Sciences, Medical Sciences اور Social Sciences کے شعبہ جات میں تحقیق کے لئے خرچ کئے جائیں گے جن میں سے 29.11 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب وقار احمد خان: جی جواب سے میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6207، جناب میر کلام خان۔ میر کلام خان صاحب، I am not seeing him today. Lapsed، اگلا کوئسچن نمبر 6208، بھی میر کلام خان کا ہے، Lapsed، کوئسچن نمبر 6256، جناب احمد کنڈی، Lapsed، جی شوکت یوسفزئی صاحب، آج بڑے سمارٹ ہیں ماشاء اللہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، رنجیت سنگھ صاحب نے ایک بات کی کیونکہ اس ایوان میں اقلیتوں کے بارے میں بات ہو رہی ہے ہمیں اس کو اس طرح نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے، انہوں نے کوٹے کے حوالے سے بات کی ہے تو جناب سپیکر، جو کلاس فور کا کوٹہ ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس تک محدود نہ رکھا جائے۔ جناب سپیکر، کلاس فور سے اوپر کے پوسٹوں میں تو Already میرٹ ہے، تو یہ Clarification ہونی چاہیئے کہ یہ نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے یا کسی قسم کی

کوئی تفریق ہو رہی ہے جو کلاس فور تک ہیں وہ ہم سب جتنے ہیں، چاہے وہ مسلم ہیں یا نان مسلم ہیں ان کا ایک ہی Criteria ہے اس کے اوپر ایک میرٹ ہے، تو اس لئے میں یہ کہنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: اس کے اوپر بھی جو کوٹہ ہے اس کوٹے کے اندر میرٹ ہوتا ہے اگر ایک سیٹ ہے تو جتنے اقلیتی لوگ اپلائی کریں گے وہ پہ میرٹ پر جائیں گے۔

وزیر محنت وثقافت: میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے بڑی اچھی وضاحت کی، I think کہ سردار صاحب، شوکت صاحب نے بڑی اچھی وضاحت کر دی۔ کوئسچن نمبر 6257، یہ بھی احمد کنڈی صاحب کا ہے۔ Question No. 6257 Lapsed, he is not present۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ، کوئسچن نمبر 6355، ثوبیہ شاہد صاحبہ نہیں ہیں کوئسچن نمبر 6355، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 6415، حافظ عصام الدین صاحب۔ Not present کوئسچن نمبر 6415، Lapsed ہو گیا۔ Again حافظ عصام الدین صاحب، کوئسچن نمبر 6380، نہیں ہیں کوئسچن نمبر 6380، Lapsed ہو گیا۔ بابک صاحب کا کوئسچن نمبر 6334، بابک صاحب نہیں ہیں تو سوال نمبر 6334، Lapsed ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6207 _ جناب میر کلام: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) شمالی وزیرستان میں دینی مدارس کی رجسٹریشن، نصاب اور بنیادی سہولیات کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر تعلیم): (الف) شمالی وزیرستان میں 187 دینی مدارس ہیں جو رجسٹرڈ ہو چکے ہیں، تمام مدارس میں وفاق المدارس کے منظور شدہ نصاب کے مطابق کتب بشمول عصری علوم پڑھائے جاتے ہیں جبکہ حکومت نے 99 مدارس کو مختلف کیڈر کے 102 اساتذہ فراہم کئے ہیں اور باقی مدارس کو اساتذہ کی فراہمی اور مدارس کی بہتری کے لئے اقدامات جاری ہیں۔

6208 _ جناب میر کلام: کیا وزیر بین الاصوبائی رابطہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) قومی شناختی کارڈ کے لئے تصویر میں پگڑی (دستار) جو کہ ہمارے کلچر کا حصہ ہے ممنوعہ کیوں قرار دی گئی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(Reply Not Received)

6256 _ Mr. Ahmad Khan Kundi: Will the Minister for Energy & Power state that:

(a) Is it true that Pakhtunkhwa Energy Development Organization (PEDO) generate electricity from different Sites;

(b) If yes, then please provide the detail of each Hydro-Electric Station along with the generation capacity for the years 2017, 2018 and 2019.

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (a) Yes, Pakhtunkhwa Energy Development Organization (PEDO) is mandated to generate electricity from different sites. All the below mentioned Hydel Power Plants (HPP) are connected to the National Grid, except Shishi (SHPP) which is supplying electricity to the local community of Darosh, District Chitral through PESCO Grid. The detail of PEDO Hydro-Power Plants are delineated below:

Sr. No	Name of Power Station	Installed Capacity (MW)	Status
1.	Malakand-III Dargai KP	81	Operational since 2007
2.	Deral, Swat	36.6	Operational since 2018
3.	Pehur.Swabi	18	Operational since 2010
4.	Ranolia.Kohistan	17	Operational since 2019
5.	Machai, Mardan	2.6	Operational since 2017
6.	Shishi, District Chitral	1.8	Operational since 2009
	Total	155.2	

(b) Detail of Generation from year 2017, 2018 & 2019

All the PEDO projects are located on tributaries of main river and are run of the river type that is without storage. These plants have been developed on the historical hydrology data of the river which has seasonal variation in summer and winter which affects the generation pattern over the year, PEDO hydropower project generation. Complete detail provided in the house.

6257 _ Mr. Ahmad Kundi, MPA: Will the Minister for Food state that:

(a) How much amount was deposited on account of Sugarcane Development Cess in District D.I.Khan for the last five years?

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): In the last five years an amount of Rs. 473, 695, 738/ has been deposited on

account of Sugarcane Development Cess in District D.I.Khan. Detail of amount is as under:

S. No	Years	Amount
1.	2015-16	83, 957, 004
2.	2016-17	108, 155.886
3.	2017-18	108, 779, 392
4.	2018-19	89, 235, 497
5.	2019-20	83, 567, 959
	Total	473, 695, 738

6355 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر ابتدائی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تعلیمی ایمرجنسی کے تحت ہر سال بچوں کا فری داخلہ کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2016-17 کے دوران بنوں ڈویژن میں کتنے بچوں / بچیوں کی اندراج ہوئی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) سال 2016-17 کے دوران بنوں ڈویژن میں جتنے بچوں / بچیوں کی اندراج ہوئی ہے کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	مردانہ (داخلہ)	زنانہ (داخلہ)	ٹوٹل
1	لکی مروت	89963	35396	125359
2	بنوں	58219	51179	109398
ٹوٹل	بنوں ڈویژن	148182	86575	234757

6415 _ جناب حافظ عصام الدین: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پی کے۔113 ساؤتھ وزیرستان میں کل کتنے سکولز ہیں، فعال اور غیر فعال سکولوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے نیز فعال سکولوں کے مقام، طلباء کی تعداد اور غیر فعال سکولوں کی غیر فعال ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) پی کے۔113 ساؤتھ وزیرستان میں مردانہ کے 291 سکولز جبکہ زنانہ کے 175 سکولز ہیں (کل 466) موجود ہیں۔ فعال سکولوں کی مقام اور

طلباء کی تعداد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ جبکہ 8 بوائز کمیونٹی سکولز 2009 سے غیر فعال ہیں اور Ex. FATA کے انضمام کے بعد حکومت خیبر پختونخوا ان سکولوں کو فعال بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

6380 _ حافظ عصام الدین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پی کے۔113 ساؤتھ وزیرستان میں مختلف مقامات پر سکیورٹی اہلکار مقامی باشندگان کے ذاتی گھروں میں کرایہ پر رہائش پذیر ہیں اور کرایہ ادا کر رہے ہیں جبکہ بعض مالکان اپنے گھروں کے کرایہ کی وصولی کے لئے ضلعی انتظامیہ اور مقامی سکیورٹی کے دفتروں کا چکر لگا لگا کر تھک چکے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ان مقامی باشندوں کو ان گھروں کے کرایہ کی ادائیگی دلوانے کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(Reply not received)

6334 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں مساجد کی سولرائزیشن پر کام جاری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے تمام حلقوں میں کتنی مساجد کو یہ سہولت فراہم کی گئی ہیں اور کتنی مساجد کو یہ سہولت فراہم کی جائے گی نیز پی کے۔22 بونیر کی کتنی مساجد کو سولرائز کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) کنٹریکٹر سلیکشن کا عمل جاری ہے 4000 مساجد کو سولر سسٹم فراہم کیا جائے گا۔ پیڈو مساجد کی لسٹ انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کو فراہم کرے گا۔ جس کی تقسیم ڈسٹرکٹ وائز آبادی کی بنیاد پر کی گئی ہے جس کی حتمی سلیکشن چیف منسٹر خیبر پختونخوا کریں گے۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Questions` hour is over. Leave applications.

جناب ڈاکٹر امجد علی خان صاحب، منسٹر فار ہاؤسنگ 4 اگست تا 7 اگست؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، ایم پی اے For today؛ حافظ عصام الدین صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب محمد اقبال خان صاحب منسٹر فار ریلیف For today؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب ضیاء اللہ بنگش صاحب، ایڈوائزر فار آئی ٹی 4 اگست تا 10 اگست؛ جناب وزیر زادہ صاحب، سپیشل اسسٹنٹ اقلیتی امور For today؛ جناب سید احمد حسین شاہ صاحب، سپیشل اسسٹنٹ پاپولیشن For today؛ سردار

اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے For today؛ محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب بابر سلیم سواتی صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب زبیر خان صاحب، ایم پی اے For today؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے For today؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے For today؛ جناب ملک بادشاہ صالح صاحب، ایم پی اے for today؛ جناب محمد نعیم خان، ایم پی اے For today؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے 4 اگست تا اختتام اجلاس؛ نوابزدہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب عزیزاللہ خان، ایم پی اے For today؛ محمد دیدار خان، ایم پی اے For today؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب امیر فرزند خان، ایم پی اے For today؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے For today؛ جناب فخر جہان صاحب، ایم پی اے For today؛ محترمہ سمیعہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے For today؛ جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے For today۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.دیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: میں ایک اعلان کردوں۔ تمام معزز ممبران اسمبلی کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ بروز جمعرات مورخہ 6 اگست صبح گیارہ بجے چیف ایگزیکٹیو پیسکو کو صوبائی اسمبلی میں میں نے دعوت دی ہے تاکہ ممبران اسمبلی لوڈ شیڈنگ اور بجلی کی ترسیل سے متعلق یا ان کے ترقیاتی کاموں اور مسائل پہ بحث کر سکیں، اس لئے تمام ممبران صاحبان سے گزارش ہے کہ میٹنگ میں بروقت شرکت کریں۔ باقی جو دوست نہیں ہیں ان کو بھی بتادیں کہ آپ کے علاقے میں جو جو ایشوز ہیں وہ سارے In writing لائیں اور ان سے میری جو بات ہوئی ہے، میں نے کہا کہ ہمارے ممبران Whether they are from opposition or from the treasury benches ان کو وہاں جا کے دو دو گھنٹے ان کا انتظار کرنا پڑتا ہے، تو یہ سارا کام آپ کے لئے آپ کی اسمبلی کرے گی۔ آپ ادھر ہمیں ایک ڈسک بنادیں گے، آپ کے جو کام ہوں گے، یہ آپ لکھ کر دے دیں گے، وہ یہیں ہمیں ریسپانڈ کریں گے، ٹائم لائن دیں گے، وہ ہمارے ایم پی ایز کو بتائیں گے تاکہ آپ کو ایک فیسلٹی مل جائے اور یہی ہم گیس والوں کے ساتھ بھی آئندہ کرینگے (تالیاں) تاکہ آپ کو ان کے آفسز کے چکر نہیں لگانے پڑیں گے، تو جمعرات صبح گیارہ بجے تمام ایم پی ایز کو اس پہ۔ دوسرا

آج یوم شہداء پولیس ہے اور اس ایوان کی طرف سے ہم اپنے تمام پولیس شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے روشن کل کے لئے اپنا آج قربان کر دیا، ہمارے جذبات اور احساسات ان تمام فیملیز کے ساتھ ہیں، اب میں درخواست کروں گا منور خان صاحب سے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔ منور خان صاحب۔

(اس مرحلہ پر پولیس شہداء کی ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: پریولج موشن ہے کوئی؟ نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں ٹائم دیتا ہوں، یہ تھوڑا آرڈر آف دی ڈے مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، میں پورا ایک گھنٹہ رکھوں گا آپ کے باقی بزنس کے لئے Don't worry. Let me finish this, I am not going, I give you full time, what ever you want to say, you all will be allowed، میں دیتا ہوں، (قطع کلامیاں) نہیں نہیں، آج ایسا نہیں ہوگا، You believe me، آج ایسا نہیں ہوگا، کال اٹینشن ہے، بس ایک دو اور چیزیں ہیں، پھر آپ لوگ آ جائیں۔ یہ بھی صلاح الدین صاحب کا ہے۔ مسٹر صلاح الدین صاحب، ایم پی اے۔ Mr. Salahuddin Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1145, in the House.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب صلاح الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقے میں واقع فرنٹیئر روڈ جس پر ہزاروں مال بردار گاڑیاں ٹرک، ٹرالرز وغیرہ ہوتے ہیں جن میں افغانستان اور اس سے Beyond مختلف اشیاء کی سپلائی کی جاتی ہے جس میں اکثر اوقات خورد و نوش کی اشیاء بھی ہوتی ہیں اور ان سے پولیس والے اور دوسرے محکمے والے ٹیکس کے نام پر ان سے وصولیاں کرتے ہیں اور انہیں تنگ کرتے ہیں اور انہیں کئی کئی دنوں تک سڑک پہ کھڑا رہنا پڑتا ہے جس میں اکثر پھل اور سبزیاں وغیرہ خراب ہو جاتی ہیں اور اکثر رش بھی رہتا ہے، لہذا حکومت مذکورہ گاڑیوں کے مسئلے کے حل کے لئے فوری اقدامات کرے۔ Sir, I would say this in Pashto, I say this in Pashto, because of the fact چې زیات تر خلق زما د علاقې دی، ټرانسپورټ سره Related خلق زما د علاقې دی، که هغه شینواری دی، که هغه آفریدیان دی، د هغوی د ټرک ټرالر وغیره د ټرانسپورټ بزنس دے۔

حکومت خو هلته تعلیم نه دے ورکړے نو د تعلیم د نشت والی په وجه باندې هغوی ډرائیوری ایزده کړه او په قسطونو باندې ئې ټرکونه ټرالرز وغیره واخستل او هغوی Before Covid-19 به درې څلور وارې د کراچئ او د تورخم تر مینځه چکر وهلو او تلل راتلل به او د دې په وجه باندې د هغوی په انغری کښې اور بلیدو، هغوی به د ټرک قسطونه ورکولے شو، هغوی به د ټرالر قسطونه ورکولے شو، نن دا Covid-19 چې راغلو او ګورنمنټ دا Claim کوی چې هغوی په Decline دی، نو که هغه په Decline دی نو بیا هغوی ته ریلیف ولې ملاؤ نه شو؟ جناب سپیکر صاحب، د Covid-19 نه پهلابه په تورخم کراسنګ باندې د دویشتو نه واخله تر دوه نیم زره پورې ټرکس آر پار تلل او نن هغه Hundred & Ten پورې را کم شوی دی-----

<u>جناب سپیکر:</u> صلاح الدین صاحب، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> سر، اگر میں منسٹر کے لئے اس کو ذرا Elaborate کر دوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> This is your call attention, that is very much clear, we have narrated and I will ask the Law Minister to please answer.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> This is a very important question please, Law Minister Sahib.

<u>وزیر قانون:</u> یہ بہت Important ہے، میں صلاح الدین صاحب کو مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں کہ آج پشتو میں انہوں نے بات کر لی ہے (تالیاں) اور چلیں ان کی تو جس پارٹی سے تعلق ہے تو میرے خیال میں تھوڑا بہت انگریزی سے ہٹ کے پشتو کی طرف آخر کار آ گئے ہیں۔ سر، پہلے سے مجھے یہ اندازہ تھا لیکن یہ ایشو اس کا جواب دینے سے پہلے میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ ایشو اسی سیشن میں اسمبلی کے اندر ایک دفعہ Raise ہو چکا ہے اور اس کے اوپر میں نے پولیس اور ایڈ منسٹریشن کو ڈائریکشنز بھی دی تھیں تو سر، مجھے آج تھوڑی سی حیرانگی ہوئی ہے کہ دوبارہ اس کو اسی سیشن میں کیونکہ کوئی موشن ایک دفعہ اگر کسی سیشن میں آ جائے تو اس کو Repeat نہیں کیا جا سکتا ہے، تو چلو آ گیا ہے لیکن اس کے بارے Already directions چلی گئی ہیں اور ان شاء اللہ With each passing day صلاح الدین صاحب اور ان کے Constituents محسوس بھی کریں گے اور ان کو Positive feed back بھی آئے گی کہ اب یہ پریکٹس دن بدن، کیونکہ اس وقت بھی میں نے کہا تھا اور یہ ہماری پی ٹی آئی حکومت کی خواہ وہ پراونشل

گورنمنٹ ہے، خواہ وہ فیڈرل گورنمنٹ ہے، افغانستان کے ساتھ یا کسی بھی ملک کے ساتھ ٹریڈ خاص کر افغانستان کا جو بارڈر ہے اس کے ساتھ اس بارڈر کو کھولنا، چوبیس گھنٹے اس کے اوپر آپریشن ہونا، چوبیس گھنٹے آمدورفت ہونا اور Volume of trade بڑھنا، یہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کی پالیسی بھی ہے اور بڑی کلیئر بھی ہے، تو لوکل لیول پر اگر کوئی تھوڑا بہت وہ Irritate ہوا ہے یا ٹریڈ کو Obstructions آرہے ہیں، تو وہ لوکل ایڈمنسٹریشن کو بھی Clear cut instructions ہیں اور ہماری جو پولیس ہے ان کو بھی کہ وہ ایسا نہ کریں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Call Attention Notice No. 1197, Shagufta Malik Sahiba, MPA.

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: تھینک یو سپیکر صاحب، میں وزیر محکمہ سوشل ویلفیئر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ادارہ تنظیم للسائل والمحروم جس میں غریب مریضوں کو علاج کی سہولیات دی جاتی تھیں، غریب لوگوں کی شکایات پر میں نے مذکورہ ادارہ کا وزٹ کیا، وہاں پر مریضوں اور دیگر غریب لوگوں نے کافی شکایات کیں، عوامی نیشنل پارٹی کے دور میں حکومت نے اس وقت کے وزیر اعلیٰ امیر حیدر خان ہوتی نے اس ادارے کے لئے سالانہ بیس کروڑ روپے فنڈ مختص کیا تھا لیکن موجودہ حکومت نے یہ رقم کم کر کے چار کروڑ روپے کر دی ہے جو کہ غریب عوام کے ساتھ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے، ان سارے مسائل کو سننے کے بعد معلوم ہوا کہ کافی عرصے سے مذکورہ ادارے کا ایم ڈی نہیں ہے جس کی وجہ سے سارے مسائل درپیش ہیں، لہذا مذکورہ بیان کردہ مسائل حل کرنے کے لئے فوری اقدامات اٹھائیں تاکہ غریب عوام اور مریضوں کی مشکلات میں کمی ہو۔ سپیکر صاحب میں شارٹ کرنا چاہتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable minister for social welfare, answer, please.

ہو گیا سارا پوائنٹ آ گیا، جواب سنیں جی۔

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود)</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، شگفتہ بی بی نے کال اٹینشن میں جو ذکر کیا ہے، یہ للسائل والمحروم فاؤنڈیشن Is a very important foundation of Social Welfare Department اس میں نہ صرف غریبوں کے ساتھ Assistance ہوتی ہے کہ علاج ہو بلکہ Poor students خاص کر Orphans کو سکالرشپس بھی دیئے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ تقریباً دس ڈسٹرکٹس میں ہمارے کوئی تیرہ Skill centers ہیں جن میں ٹیلرنگ اور گارمنٹس کی ٹریننگ دی جاتی ہے، تو جیسے انہوں نے کہا کہ حیدر خان ہوتی صاحب کے دور میں بیس کروڑ

روپے اس کو ملے تھے، میں ان کو صرف آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب کے دور میں بھی Grant in Aid کی مد میں اس سال اس کو بیس کروڑ ہی ملے ہیں اور چیف منسٹر صاحب Was interested کہ اس کو اور بھی بڑھایا جائے لیکن Unfortunately due to financial constraint وہی بیس کروڑ ان کو ملے ہیں۔ جہاں تک بات ہے ایم ڈی کی تو مینجنگ ڈائریکٹر یکم جون 2020 کو ٹرانسفر آؤٹ ہوئے تھے، We were expecting کہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہمیں کوئی اور ایم ڈی دے دے گا لیکن جب انہوں نے دو ہفتوں کے اندر کوئی بھی پوسٹ نہیں کیا تو 18 جون 2020 کو We have sent a written request to Establishment Department کہ ہمیں ایک ایم ڈی دیا جائے۔ تو Again from the floor of the House, I again request the Establishment Department کہ ہمیں اس کے لئے ایم ڈی چاہیئے، اس کے علاوہ اگر ان کے کچھ وہ ہوں تو بالکل یہ میرے ساتھ مل سکتی ہیں۔

پہلی ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Item No. 8. Last item, then I will come to you. Special Assistant to Chief Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (First Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant to Chief Minister)</u>: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of Chief Minister, request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (First Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (First Amendment) Bill, 2020, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 to 5 of the bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say, ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the bill. Preamble and long title also stand part of the bill.

پہلی ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. 'Passage stage': Special Assistant to Chief Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (First Amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant to Chief Minister): Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of Chief Minister, request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (First Amendment) Bill, 2020, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (First Amendment) Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The bill is passed.

جی نگہت اورکزئی صاحبہ، اب آپ کا ٹائم ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہاں پر میں ایک بات واضح کرنا چاہوں گی کہ آپ کی کرسی، چاہے آپ بیٹھے ہوں یا چاہے ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوں یا چاہے پینل آف چیئر مین میں سے کوئی بیٹھا ہو، ہم اس کرسی کو بہت زیادہ عزت دیتے ہیں اور ہمیں پتہ ہے کہ آپ تو کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، کمیٹیوں اور پوائنٹ آف آرڈر پر پھر آتی ہوں لیکن پہلے میں آپ کو ذرا کل کی سیچویشن بتا دوں، جناب سپیکر صاحب، جب ہمارے پارلیمانی لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے تو ان کمیٹیوں میں جب ہمارے پارلیمانی لیڈرز بیٹھے تھے اور ادھر سے منسٹرز صاحبان بیٹھے تھے تو جناب سپیکر صاحب، ہم نے بڑے Smoothly آپ کے ساتھ جمعہ کے دن دس لوگوں سے بھی اسمبلی چلائی ہے، کسی بھی اپوزیشن کے ممبر نے کھڑے ہو کر کبھی بھی کورم کی نشاندہی نہیں کی لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کا رویہ جو نہ وہ اپنے وعدوں کو آنر کرتی ہے اور نہ ہی اپنے لوگوں کو وہ Explain کرتی ہے جب کہ ہم لوگ جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ ہمیں کہہ دیتے ہیں کہ اس بات پر آپ نے بات نہیں کرنی ہے اور اس بات پر آپ نے خاموش رہنا ہے تو ہم لوگ اس بات کو ایسے ہی آنر کرتے ہیں کہ جیسے کوئی ہمارا بزرگ ہمیں ہدایات

دے رہا ہے اور ہم نے اس کو آنر کرنا ہے۔ کل ہی میرے دو پوائنٹس آف آرڈر تھے بلکہ تین پوائنٹس آف آرڈر تھے جو میں آپ سے بھی مانگ رہی تھی اور ب ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی، وہ تو چلے گئے ہیں ان سے بھی، انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ کی طرف سے اور یہ آپ کا بلایا ہوا، آپ کی ریکوزیشن کا یہ Continuation of budget اجلاس ہے جس کے لئے آپ نے اپنا کورم پورا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: میرا نہیں، گورنمنٹ کا ہے۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، مجھے Explain کرنے دیں ناں، یہ آپ لوگوں کا بلایا ہوا اجلاس ہے، اس میں ہمارا کچھ نہیں ہے، اگر یہاں پر دو بندے بھی نہیں ہوں تو یہ کورم پورا کرنا آپ کا کام ہے، اس کا مطلب ہے کہ کل جس نے بھی کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اس نے اپنی گورنمنٹ پر، اپنے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ ہم کبھی بھی رولز اینڈ ریگولیشنز اور آپ کی کرسی یا اپنے بڑوں کو تو منع نہیں کرتے ہیں، انہوں نے جو کہہ دیا وہ کہہ دیا لیکن بہر حال بہت سی چیزیں Important ہوتی ہیں، اب اس میں Important چیز میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، میں اس کو کیا کہہ لوں کہ ایک بدمعاشی کا لفظ کہہ دوں کہ وہ جتنی اپنے ملازمین کے ساتھ بدمعاشی کر رہا ہے، یہ ان کے گھروں میں پولیس بھیج رہے ہیں جن کو کوارٹرز الاٹ ہوئے ہیں اور یہ جناب سپیکر صاحب، تقریباً تمام لوگ جو باہر کے ڈسٹرکٹس سے آتے ہیں اور یہاں پر ان کو کوارٹرز ملتے ہیں جس میں پھر باقاعدہ ان کے پیچھے پولیس بھیجی جاتی ہے، ان کو کہا جاتا ہے کہ یہاں سے نکلو، جس سے ان کے بچوں کی تعلیم خراب ہوتی ہے، ان کو سی گریڈ سے پتہ نہیں کہاں کہاں ان کو رلایا جاتا ہے جناب سپیکر صاحب، اور یہ کوارٹرز جو ہیں یہ قانون کے مطابق الاٹ ہوتے ہیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ قانون ان کو پروٹیکشن نہیں دیتا، یہ تمام تو ڈسٹرکٹس ملازمین ہوتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، آئین کے مطابق اگر کوئی ایکٹ یا نوٹیفکیشن آرڈر جاری کیا جاتا ہے تو اسی دن سے ہی باقاعدہ Implementation بھی شروع ہو جاتی ہے، اگر کسی ایکٹ یا نوٹیفکیشن سے سرکاری ملازمین کے کوئی نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کو Implement نہیں کیا جا سکتا۔ جناب سپیکر صاحب، 2018 میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ ہوئی جو کہ ایکٹ اور رولز بنائے گئے اس کو 2018 کے بجائے 2011 میں

Implementation کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے غریب طبقہ بہت مشکلات میں ہے، میں آپ کو ایک مثال دیتی ہوں کہ آپ ہی کا سٹاف ممبر ہے، باقی تو میرے پاس پورا ایک پلندہ پڑا ہوا ہے، یہ میرے پاس ہے، اس میں اگر میں آپ کو بتادوں کہ آپ نے اس کو کمیٹی میں بھی بھیجوایا تھا لیکن کمیٹی میں جانے کے بعد کمیٹیاں ٹوٹ گئی تھیں تو میں اپنا کوسچن بھی ساتھ لے کر آئی ہوں جس میں لوگوں کے پاس اگر وہ ملاکنڈ کمشنر چلا گیا ہے تو اس کے پاس یہاں بھی رہائش موجود ہے، جو ہزارہ چلا گیا ہے تو اس کے پاس بھی یہاں رہائش موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں Particularly یہ چاہتی ہوں کہ آپ 2018 کا جو قانون ہے اس کے رولز پر جتنے بھی کوارٹرز الاٹ ہو چکے ہیں، ان کو نہ چھیڑا جائے، Example مشتاق صاحب کی ہے جو ہمارے یہاں پر پروٹوکول آفیسر ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان کی کل سروس 33 سال ہے اور انہوں نے 1987 میں جوائن کیا، پھر ان کی Wife ہیں وہ بھی سرکاری ملازمہ ہیں، انہوں نے 1988 میں جوائن کیا، اب سپریم کورٹ تک کے عدالتی فیصلے ان کے حق میں آچکے ہیں اور مشتاق کی سینیارٹی 2002 سے بنتی ہے، 2000 سے بنتی ہے، جناب سپیکر، یہ میں اس لئے بتارہی ہوں تاکہ آپ کو بھی سمجھ آجائے اور یہاں پر ایڈمنسٹریشن کا جو بھی بندہ بیٹھا ہے، اس کو بھی سمجھ آجائے، 2003 سے سرکاری گھر ان کو الاٹ ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی اپنی ہی بنائی ہوئی کمیٹی میں ان کے حق میں فیصلہ ہوا لیکن بار بار پولیس جاتی ہے، ان کے بچے جو گولڈ میڈلسٹ ہیں، ان کے بچوں کی تعلیم خراب ہو رہی ہے لیکن بار بار پولیس جاتی ہے نہ صرف مشتاق صاحب کے گھر پر بلکہ ان لوگوں کے گھر پر بھی جن کو کوارٹرز الاٹ ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میرا پوائنٹ آف آرڈر بالکل لمبا ہو گیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ آپ آپس میں ذرا بات نہ کریں، میری بات کو ذرا غور سے سنیں جناب سپیکر صاحب، اس لئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی، بات یہ ہے کہ آپ میری عرض سن لیں، میری عرض سنیں، آپ بڑا Important کوسچن کر رہی ہیں، بات کر رہی ہیں لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے Because کہ یہ پہلے آتا، کال اٹینشن ہوتا، ڈیپارٹمنٹ سے کوئی جواب آتا، کوئی منسٹر اس پر کوئی بات کرتا کہ اس میں کیا صداقت ہے کیا نہیں ہے، کیوں پولیس بھیجی جاتی ہے؟ کیا یہ Illegal occupants ہیں یا Legal occupants ہیں؟ But you tell me, which Minister is ready to answer at the moment for this such lengthy question.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں بتاتی ہوں جناب سپیکر، دو منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر تو ہوتا ہے جی کہ تھوڑا سا۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، دو منٹ سر، میں آپ کو اپنی تو مجبوری بتادوں ناں سر، آپ کو۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اپنی مجبوری تو بتادوں ناں آپ کو، میری مجبوری کو آپ نہیں سمجھیں گے سر، دو سال ہو گئے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی مجبوری۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دو سال ہو گئے ہیں کہ میں نے یہاں سے فریش کوئسچنز، قرار دادیں پاس کی ہیں، اسی وقت لکھی جاتی ہیں، اسی وقت آپ یا ڈپٹی سپیکر صاحب اس کو لے کر پڑھتے ہیں اور اس پر این جی اوز سے پھر پیسے لئے جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہماری طرف سے کوئی خاتون یا کوئی بھی مرد وہ اگر فریش قرار داد لے کر آتا ہے تو پھینک دی جاتی ہے کہ اس کو رولز کے مطابق لے کر آئیں لیکن دو سال ہو گئے ہیں میرے کال اٹینشنز پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: این جی اوز سے کون پیسے لیتا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، وہ میں پھر آپ کو بتادوں گی کہ کون لیتا ہے اور کون نہیں لیتا؟

جناب سپیکر: مائیک کھولیں نگہت بی بی کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ان کو پرابلم ہو جاتی ہے جب میں بات کرتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میرے دو سال ہو گئے ہیں کہ میرے کوئسچنز جمع ہوئے ہیں اور کال اٹینشن نوٹسز ہیں، اس کے علاوہ قرار دادیں ہیں، میں نے کشمیر ڈے پر بات کرنی تھی کل کے لئے کہ آپ کل ایجنڈا کشمیر کا رکھیں کیونکہ پورے پاکستان کی اسمبلیاں کل کشمیر پر بات کریں گی، جناب سپیکر صاحب، کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے، تو آپ ہمیں شروع میں موقع نہیں دیتے ہیں، ایجنڈا ہمیں صحیح وقت پر نہیں ملتا ہے، یہ میں اسی لئے لے کر آئی تھی کہ یہ ایجنڈا مجھے کل صبح ملا ہے اور اب اس کو پڑھنے میں میں کتنا ٹائم لگاتی ہوں، مجھے بتائیں یہ کل صبح ملا ہے اور کل ہی اس کا ایجنڈا تھا، کل ہی اس کا موقع تھا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کے ڈیسک ٹاپ پر موجود ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا؟

جناب سپیکر: آپ کے کمپیوٹر پر موجود ہے ناں یہ سارا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو میں تین گھنٹے سے آکر بیٹھی ہوں، میں بارہ بجے آکر بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ گھر سے کھول لیں، گھر سے کھول لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ مجھے کمپیوٹر Provide کر دیں، میں گھر سے کھول لوں گی، آپ سب ایم پی ایز کو ایک ایک کمپیوٹر Provide کریں تاکہ ہم گھر سے کھول لیں بجائے پارلیمانی لیڈروں کو کمپیوٹر دینے کے ہم سب 144 لوگوں کو کمپیوٹرز دیں، اس کو Papperless بنانے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے گھر میں ہمیں دیں تاکہ ہم گھر میں بھی اپنا کام کریں، قرار دادیں بھی لکھیں، کال اٹینشن نوٹسز بھی لکھیں، سب کچھ لکھیں اور پھر ہم اس پر تو بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: نہیں یہ موبائل پر بھی ہو سکتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب سپیکر: یہ جو موبائل ہے ناں اس میں بھی ہو سکتا ہے، یہ سارا کام۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس میں اتنے GB نہیں ہوتے ہیں، بہر حال سر، آپ اس کو اس وقت تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس کا حل نکالتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: آپ نے ایک بات کی تھی تو ہم نے اس پر پہلے بھی ڈائریکشن دی تھی کہ جن آفیسرز نے ڈبل گھر رکھے ہوئے ہیں، جو پشاور میں ایک دفعہ رہا ہے اس کا گھر یہیں پر ہے، اب آگے جہاں بھی اس کی ٹرانسفر ہوئی ہے وہاں بھی اس کا گھر ہے لیکن پشاور والا گھر اس نے خالی نہیں کیا، لاء منسٹر صاحب، آپ کو یہ ڈیوٹی ہم نے دی تھی کہ اس کو چیک کروا کر ان سے خالی کروائیں تاکہ باقی جو آفیسرز ادھر ادھر پڑے ہوئے ہیں ان کو وہ گھر، ایک کمشنر ہے جیسے نگہت بی بی کہہ رہی ہیں یا ڈی سی ہے یا کوئی بھی آفیسر ہے، اس نے پشاور میں Serve کیا ہے تو یہاں گھر مل گیا، اب اس کے بعد وہ ڈی آئی خان چلا گیا، گھر یہاں بھی ہے اور ڈی آئی خان میں بھی ہے، یہ بالکل Illegal practice ہے اور یہ نہیں ہونا چاہیئے So، اس میں آپ یا ادھر ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بیٹھا ہوا ہے، کون ہے جی؟ No one is attending from Administration Department؟، سب کی یہ Attendance لے کر آئیں میں دیکھتا ہوں، جی لاء منسٹر صاحب، نگہت بی بی کی جو گفتگو ہے، اس کا جواب دے دیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): بہت شکریہ سپیکر صاحب، اس میں نگہت بی بی نے جو ایشو اٹھایا ہے یہ بہت وقت سے چلا آرہا ہے اور Individual cases جس طرح انہوں نے ایک کیس کا حوالہ دیا ہے تو یہ جو انہوں نے یہاں پر ایک Individual case کا بتایا ہے تو اس طرح کے بہت زیادہ کیسز ہیں اور سر، تھوڑا سا اس میں اگر آپ مجھے دو منٹ دیں گے، اس میں چونکہ 2018 کے نئے رولز آئے ہیں الاٹمنٹ رولز، Provincial Buildings Allottment Rules, 2018 اور پھر اس کی الاٹمنٹ ایکٹ بھی ہے تو اس ایکٹ کے نتیجے میں یہ رولز بھی آئے ہیں، یہ پھر پشاور ہائی کورٹ میں Agitate ہوا تھا، پھر کیسز سپریم کورٹ تک گئے ہیں اور وہاں سے پھر پراونشل گورنمنٹ کو یہ ڈائریکشنز آئی ہیں کہ جتنی بھی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس ہوئی ہیں اس پر آپ نے ایک ایک کیس کو دیکھ کر آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کو کینسل کروا کر گھر خالی کروانے ہیں اور یہ جو Superior Judiciary ہے، ان کی طرف سے صوبائی حکومت کو صرف ڈائریکشنز نہیں آئی ہیں یہ Periodically وہ چیک بھی کرتے ہیں اور ہمارے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو بلاتے ہیں اور وہاں پر ان سے پوچھتے بھی ہیں لیکن مجھے یاد ہے سر، جب نگہت بی بی یہ کوسچن لائی تھی تو چونکہ اس میں یہ ساری Complexities شامل ہیں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے Decisions بھی ہیں، اس کے علاوہ ایکٹ بھی موجود ہے، ایکٹ کے نیچے 2018 کے رولز بھی ہیں اور اس میں ایک انسانی عنصر بھی ہے اور وہ بہت Important ہے، مجھے روزانہ کی بنیاد پہ دس دس لوگ ٹیلی فون کرتے ہیں اور مجھ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ ہمارے کیس کو دیکھ لیں کیونکہ سال ہا سال سے یہ لوگ ان گھروں میں رہ رہے ہیں، ان کے بچے یہاں پر پڑھ رہے ہیں، تو یہ ایک انسانی المیہ بھی ہے لیکن جن لوگوں نے اپلائی کیا ہوا ہے اور جو Agitate کر رہے ہیں وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ چونکہ میرٹ لسٹ کے اوپر ہم ان سے آگے ہیں تو ہمیں آپ کیوں گھر الاٹ نہیں کروا رہے ہیں؟ تو یہ ایک بہت Complicated issue ہے سر، میرا تو یہی اس کے اوپر ہوگا کہ جس طرح یہ ایشو پہلے گیا تھا کمیٹی کے اندر، چونکہ Committees dissolve ہو چکی تھیں تو اس وجہ سے یہ Issue lingeron کر گیا، اب سر، ان شاء اللہ جب آپ کمیٹیز اناؤنس کریں گے تو اس ایشو کو پھر آپ ادھر ہی واپس بھیج دیں۔ سر، میرے خیال میں اس پوزیشن میں آپ کے ساتھ اور آپ کی چیئر کے ساتھ بھی زیادتی ہوگی کہ آپ بغیر کسی معلومات کے بغیر یہ سارا میٹیریل آپ کے سامنے رکھا ہوا نہ ہو، آپ کوئی رولنگ دیں یا پھر گورنمنٹ کوئی ایسا Decision یا کوئی ڈائریکشنز دے کہ یہ سارا میٹریل ہمارے سامنے نہ

ہو، تو بہتر یہی ہوگا کہ اسی کمیٹی کو یہ کام واپس Re-allot کر دیا جائے تاکہ اس کے اوپر مناسب آرڈرز پھر آگے چلیں۔

جناب سپیکر: صحیح ہے، لاء منسٹر بالکل درست فرما رہے ہیں کہ یہ Already ہم نے ریفر کیا تھا اس کو Standing committee concerned اور پھر وہ ٹوٹ گئیں تو آج یا کل یہ اناؤنس ہو رہی ہیں تو اسی کو ہم پھر ٹائم لائن دے دیں گے تاکہ اس کے اندر اس کا وہ فیصلہ کرے اور وہ کنسرنڈ لوگوں کو اس میں بلالیں گے۔ جی خوشدل خان صاحب، پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اس پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے میں دو اہم Important public matters کی طرف ہاؤس اور خاص کر منسٹر صاحبان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو پہلے لوڈ شیڈنگ کے بارے میں جس پر آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے چیف صاحب آ رہے ہیں اور ان کے ساتھ ہماری کمیٹی اور ممبران بیٹھیں گے لیکن اس کے بارے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں، دو تین دن ہوئے ہیں میرے ساتھ وقار بھائی بھی تھے، ہم نے ان سے ٹائم لیا تھا اور چیف پیسکو نے ہمیں ٹائم بھی دیا تھا اور وہاں واپڈا ہاؤس میں تمام XENs اور SEs جتنے بھی تھے بلائے تھے لیکن ہماری فریاد سننے سے پہلے انہوں نے اپنی مجبوریاں بتادیں اور جب تک ہم ان کی مجبوریوں کو حل نہ کریں تب تک وہ ہمارے مسائل کس طرح حل کر سکتے ہیں؟ ان کی سب سے بڑی مجبوری یہ ہے کہ ہمارے پاس مین پاور نہیں ہے، ہمارے پاس ہیومن ریسورسز نہیں ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے واپڈے میں، ہمارے پیسکو میں تقریباً ساڑھے تین ہزار پوسٹیں خالی ہیں لائن مین سے لے کر ایکسیئن تک، اور بار بار ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں، حکومت کو درخواستیں دیتے ہیں کہ ان پر اپوائنٹمنٹس کی جائیں لیکن ابھی تک انہوں نے اس بارے میں کوئی وہ نہیں کیا، البتہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے انٹرویوز بھی کئے ہیں لیکن ابھی تک ہمیں صرف وہ سگنل نہیں آ رہی کہ ہم اپوائنٹمنٹس کر لیں جب ہمارے ساتھ آدمی نہیں ہیں تو ہم کس طرح مسائل حل کریں گے، جب ہمارے پاس لائن مین نہ ہو، ہمارے پاس SDO نہ ہو تو ہم کس طرح؟ انہوں نے ہمیں یہ بات بھی بتادی کہ ہمارے سٹور میں سامان نہیں ہے، اب مجھے ہائی کورٹ کے ذریعے جو فنڈ ملا تھا اس میں میں نے ایک کروڑ روپے واپڈا کو وہ دیئے ہیں، ہمارے چھ مہینے ہوئے ہیں وہاں پر سامان نہیں ہے، ٹرانسفارمر نہیں ہے، کیبل نہیں ہے اور مٹیریل نہیں ہے، جب ہم ان سے سامان کا کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ سامان نہیں ہے، ہم کیا کریں؟ تو سر، ان کے

مطالبات پر غور کرنا چاہیئے، ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ بات کلئیر کرنی ہے، یہ اچھی بات ہے کہ پختونخوا سے تعلق رکھنے والے وفاقی وزیر عمرایوب صاحب ہیں، ان سے بات کرنی چاہیئے کہ ہمارا یہ پرابلم کیوں ہے؟ میں اپنے حلقے کے بارے میں کیا بتاؤں؟ اب آپ اندازہ لگائیں کہ چوبیس گھنٹوں میں اٹھارہ گھنٹےلوڈشیڈنگ ہے، ہمارے سٹوڈنٹس کی پڑھائی کہاں ہے؟ اب یونیورسٹی کا ایک سٹوڈنٹ ہے وہ انٹرنیٹ کس طرح چلائے گا، وہ کس طرح آن لائن سٹڈی کرے گا، وہ کس طرح آن لائن انٹرویو دے گا؟ وہ کس طرح آن لائن جب وہاں پر بجلی نہ ہو اور پھر وہ چھ چھ اور جو چھ گھنٹے وہ Tripping کرتی ہے، وہ آتی ہے جاتی ہے، آتی ہے جاتی ہے، تو یہ ایسے مسائل ہیں کہ آپ خود اپنی سفارشات یا اپنا اثر رسوخ استعمال کر کے آپ وفاق کے ساتھ بات کریں کیونکہ ایک طرف تو ہمارے جو وزیر اعظم صاحب ہیں انہوں نے ویسے بھی عوام سے نوجوانوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک کروڑ ملازمتیں Provide کروں گا تو یہ ایک اچھا موقع ہے کہ تین ہزار تو کم از کم بھرتی کریں تاکہ یہ ڈیپارٹمنٹ کام شروع کرے اور جو مسائل ہیں وہ حل کر لیں۔ دوسرا مسئلہ ہمارا مہنگائی کا، میں ڈیٹیلز میں نہیں جاؤں گا، یہ دیکھیں سر، (روٹی دکھاتے ہوئے) یہ آج میں چیمبر میں تھا، میں نے اپنے لئے روٹی منگوالیا، اس روٹی کی قیمت بیس روپے ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کتنی قیمت؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> بیس روپے بیس، یہ بیس روپے ہے، قلندر لودھی صاحب دیکھ لیں، اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو ابھی میرے ساتھ چلے جائیں، اس تندور پر میں آپ کو لے جاتا ہوں، بیس روپے تو میں دے سکتا ہوں لیکن ایک غریب آدمی جن کے پانچ چھ بچے ہوں اور وہ دھیاڑی کی مزدوری کرتا ہو تو ایک وقت کا بھی وہ کھانا بچوں کو Provide نہیں کر سکتے ہیں تو کیا یہ ظلم نہیں ہے، ظلم کی انتہاء نہیں ہے؟ آج آپ اخبار میں دیکھ لیں، آٹا کہاں تک پہنچا ہے اور نان بائیوں کی ایسوسی ایشن نے یہ کہا بھی ہے کہ جو آٹا ہمیں مل رہا ہے وہ ناقص مل رہا ہے، چینی کا ریٹ دیکھو 104 روپے فی کلو تک پہنچ گیا، تو ان غریبوں کے لئے غربت ہی غربت ہے لیکن میں ایسا دیکھ رہا ہوں کہ نیا پاکستان میں میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک طبقہ ہوگا وہ سرمایہ دار جو کرپشن والے ہیں، جو چور ہیں، وہی ہوں گے اور جو غریب لوگ ہیں، جو پڑھے لکھے لوگ ہیں، خاکسار لوگ ہیں وہ ختم ہو جائیں گے، یہ آپ نوٹ کر لیں۔ ایک دوسری بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، آج ہماری پارٹی عوامی نیشنل پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ ہم 4 اگست پولیس کے یوم شہداء منائیں گے، اس سلسلے میں میں گاؤں گیا تھا قبرستان میں وہاں پر جوانوں کے قبروں پر فاتحہ کرنے، اسی

میں مجھے چار دفعہ بڈھ بیر کے سٹوڈنٹس نے ٹیلی فون کیا، جناب سپیکر، اب بڈھ بیر کو تحصیل کا درجہ دے دیا گیا ہے، اسسٹنٹ کمشنر وہاں بیٹھتے ہیں لیکن وہ کہہ رہے تھے کہ ہم گزشتہ دو دنوں سے آتے ہیں، ہمارے ڈومیسائل پڑے ہوئے ہیں، نہ اے سی ہے اور نہ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر ہے اور ہمیں داخلوں میں مشکلات پیش آ رہی ہیں، میں نے ان سے کہا کہ چلو میں ان سے بات کر لوں گا، میں قبرستان سے سیدھا اس آفس میں آ گیا جو بڈھ بیر میں ہے، انہوں نے اپنا دفتر ڈی ٹائپ ہسپتال میں قائم کیا ہے، میں وہاں پر آ گیا خدا حاضر و ناظر ہے، نہ اسسٹنٹ کمشنر ہے اور نہ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر ہے، وہاں پر صرف ایک کلرک تھا، باقی کوئی بھی نہیں تھا اور کلرک کو میں نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ یہ کل سے نہیں آ رہے ہیں اور وہاں پر جو ہمارا اسسٹنٹ کمشنر ہے اس کا نام ہے محمد زوہیب بٹ صاحب، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمارے پختونوں میں ایک آفیسر بھی نہیں ہے، کیا ہم اتنے نکمے ہو چکے ہیں کہ ہمارا ڈی سی پنجاب سے تعلق رکھتا ہے اور کتنے عرصے سے یہاں پر کام کر رہا ہے، اس کو میری مشکلات کا کیا پتہ ہے، اس کو میری تحصیل کا کیا پتہ ہے، اس کو میرے حلقے کا کیا پتہ ہے؟ اور ہمارا اسسٹنٹ کمشنر جو بڈھ بیر میں ہے وہ بھی پنجاب سے تعلق رکھتا ہے، تو اس کو بڈھ بیر کا کیا پتہ ہے، بڈھ بیر کے سٹوڈنٹس کی مشکلات کا کیا پتہ ہے؟ میں حیران ہوں کہ اتنے آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں ایک بھی ایسا قابل نہیں کہ وہ پشاور جو اتنا بڑا ضلع ہے جو پختونخوا کا دارالخلافہ ہے اور اس میں ایسے لوگوں کو بٹھایا ہے کہ وہ نہ ہم سے خبر رکھتے ہیں اور نہ ہم ان سے خبر رکھتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، خوشدل خان صاحب، ٹھیک ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> تو اس پر آپ نوٹس لے لیں، میں اپنے ساتھیوں کو بھی کہتا ہوں کہ اتنا ظلم تو مت کرو، اب بڈھ بیر میں ایک پنجابی اسسٹنٹ کمشنر کیا کام کرے گا؟ وہ تو دفتر سے بھی نہیں نکلتے، ڈرتے ہوئے وہ میرے بچوں کا کیا کام کریں گے، وہ کیا ڈومیسائل بنا کے دیں گے؟

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو خوشدل خان صاحب، تھینک یو ویری مچ۔ لودھی صاحب، روٹی کا ابھی سرکاری ریٹ کیا ہے؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):</u> میں اس کا جواب دے دوں گا جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی قلندر لودھی صاحب۔

(قطع کلامیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: No cross talk please, no cross talk.

وزیر خوراک: شکریہ جناب سپیکر، میں خوشدل خان کا بڑا احترام کرتا ہوں، بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں لیکن مجھے تھوڑا سا افسوس یہ ہوا کہ وہ ایک اچھی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں، ایکس ڈپٹی سپیکر بھی ہیں، Lawyer بھی ہیں، ہر چیز کو جانتے بھی ہیں، اگر یہی چیز ہاؤس میں لانے کی بجائے اگر یہ ڈی سی کو فون کر دیتے کہ فلاں جگہ یہ بات ہو رہی ہے تو چھاپہ بھی پڑتا، وہ لوگ بھی پکڑے جاتے، ان کے تندور بھی Seal ہوتے کیونکہ دس روپے کا ریٹ ہے اور 115 گرام ہے اور ابھی مجھے انفارمیشن منسٹر کہہ رہے تھے، ابھی اس وقت ہمارے پاس سٹاک صوبے میں آٹھ نو ہزار ٹن آٹا پڑا ہوا ہے، چونکہ چھٹی کے دوران نہ لوکل آٹا کسی نے اٹھایا ہے، چھٹیاں تھیں جو پنجاب سے آتا ہے وہ بھی پڑا ہوا ہے، وافر آٹا ہے اور 860 روپے میں مل رہا ہے، تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ ہر چیز کو یہاں لاکے اور اس کو ہائی لائٹ کرنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پنجاب والا اب بھی ہمارے اس آٹے سے تیس پینتیس روپے زیادہ ہے۔

وزیر خوراک: میں ابھی آج آکے وہ ریٹ لے آیا ہوں، ہمارا صرف اس سے بیس یا تیس روپے ریٹ زیادہ ہے، وہ جو ٹرانسپورٹیشن اس پر لگتا ہے، جو فائن آٹا ہے وہ تو پنجاب سے ہمیں آتا ہے، تو جو آتا ہے اس پہ ہمارے تیس یا بیس روپے زیادہ ریٹ ہمارا پڑتا ہے، باقی وہی جو آٹا ہے ہم نے جو 860 روپے پر دیا ہوا ہے، وہ وافر آتا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن یہ جو لوگ کہتے ہیں 1300 روپیہ، یہ غلط کہہ رہے ہیں؟

وزیر خوراک: دیکھیں، میں یہی کہتا ہوں کہ اگر اس چیز کو یہاں لانے کے بجائے اگر اس کو وہاں دیکھیں تو یہ جو میرے پاس ریٹ ہے یہ 1180 روپے اور ہمارا 1190 روپے ہے تو پنجاب کا ریٹ 1190 روپے ہے پنجاب میں اور یہاں پشاور میں 1180 روپے ہے تو اس طرح یہ ریٹ جو ہے یہ پشاور میں یہاں لوکل جو پشاور کا آٹا 880 روپے اور وہاں 1110 روپے ہے، یہاں تو اس سے بھی ارزاں ہے لیکن یہ مجھے سمجھ نہیں آتی لیکن ہمارا دوسرا جو آٹا ہے جو لوکل ہے، وہ 860 روپے ہے اور وہ وافر پڑا ہوا ہے اور آج ہی صبح سے میں یہی میٹنگز کر رہا ہوں اور یہ میٹنگ میں نے سیکرٹری، ڈائریکٹر سارے اور یہ ان کی مہربانی ہوتی اگر وہاں سے مجھے Ring کر دیتے، ڈپٹی کمشنر کو Ring کر دیتے، ڈپٹی کمشنر ایڈمنسٹریشن کی یہ ذمہ داری ہے کہ چھاپے ماریں گے، ہمارا کام یہ ہے کہ وافر آٹا موجود ہو، اس کے بعد نوٹیفکیشن ہے جو ڈپٹی کمشنر کی Capacity میں آتا ہے لیکن ہم اس کو واچ کرتے ہیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے، جو بات بھی ہوتی ہے وہ فوڈ پر آتی ہے، ایڈمنسٹریشن میں ہماری چونکہ ایک Jointventure ہے، ہم لوگوں کو سہولیات دینا

چاہتے ہیں، میں یہ جانتاہوں کہ میری ذمہ داری ہے، ہماری فوڈ کی ذمہ داری ہے، اگر نہیں بھی ہے تو ہم اس کو کر دیتے، چونکہ ساری چیزیں ہم مل کے کرتے ہیں لیکن یہی بات اگر میرے ذمہ دار میرے بھائی ڈپٹی کمشنر کو کر دیتے تو اسی وقت چھاپہ آجاتا یا ڈپٹی فوڈ کنٹرولر کو کر دیتے یا میرے ڈائریکٹر کو کر دیتے یا مجھے کر دیتے تو میں اس کو اسی وقت ان کو اندر کرادیتا اور ان کو، چونکہ ریٹ کا نوٹیفکیشن ہی نہیں ہوا، دس روپے پر 115 گرام ہے، تو یہ تو ہو نہیں سکتا اور وافر آٹا پڑا ہوا ہے، تو میں ان کا پھر بھی مشکور رہوں ان شاء اللہ میں ابھی پھر اس کو چیک کرتا ہوں، سیدھا آفس میں ہی جاؤں گا اور میں پھر اس کی تحقیق کرتا ہوں، یہ کہاں سے ہے، کون سی جگہ کا آپ نے کہا ہے، یہ ذرا بتادیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یہ آپ نے کیا فرمایا سمجھ ہی نہیں آئی۔

<u>وزیر خوراک:</u> اچھا، آپ کو میری بات کی سمجھ ہی نہیں آئی، اس کا مطلب ہے کہ میں جو باتیں کرتا ہوں آپ کی سمجھ میں نہیں آتیں، عجیب بات ہے، اگر آپ کو بات سمجھ ہی نہیں آئی تو پہلی بات پر ہی آپ مجھے پوائنٹ آؤٹ کر دیتے کہ مجھے سمجھ نہیں آئی، میں اس کو پھر Repeat کرتا، یہ تو آپ ایک مذاق تماشا لگانا چاہتے ہیں، وہ تو علیحٰدہ بات ہے اگر Serious ہیں تو اس پہ ہم باتیں کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، ایک منٹ میں اسی سے Related بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر صاحب، مونږ په ایم پی ایز هاسټل کښې اوسیږو، دا نور ایم پی اے ګان هم راسرا وی او مونږ پخپله په پینځویشت روپۍ باندې اخلو۔

<u>جناب سپیکر:</u> پچیس روپے پر کدھر سے لی ہے؟

<u>جناب بہادر خان:</u> ایم پی ایز هاسټل کښې په پچیس روپۍ۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاسٹل میں، ایم پی ایز ہاسٹل میں؟

<u>جناب بہادر خان:</u> جی، ایک قصہ خوانی میں ایک ہوٹل ہے، ایک ہوٹل، دو ہوٹل، ایک تندور ہے اور یہ پچیس روپے پر بھیجتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اشتیاق ارمڑ صاحب، اشتیاق ارمڑ صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، خوشدل خان صاحب یہاں پہ ایک روٹی لے کے آئے ہیں، میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں اور Respect کرتا ہوں

لیکن ان کو میرے خیال میں 1997 یاد نہیں ہے جب لوگ سڑکوں پہ روتے تھے، دھکے کھاتے تھے، مار کھاتے تھے ایک روٹی کے لئے، آج تو روٹی مل رہی ہے، ہمیں 2008 بھی یاد ہے، (شور) آپ میری بات سنیں سر، ہم نے آپ کو سنا، نہیں آپ سنیں گے، نہیں تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں اشتیاق صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔۔

<u>وزیر ماحولیات:</u> نہیں سر، میں سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ میری بات سن لیں، (شور) ہاؤس ان آرڈر پلیز، ہاؤس ان آرڈر پلیز، خوشدل خان صاحب، تشریف رکھیں، پلیز پلیز تشریف رکھیں، ایک منٹ مجھے ہاؤس ان آرڈر کرنے دیں، آپ بھی تشریف رکھیں، وقار خان، تشریف رکھیں پلیز، لیاقت، پلیز۔ دیکھیں اس دن ہم نے یہاں پر یہ بات کی تھی، لودھی صاحب نے ہمیں جو سرکاری ریٹس بتائے تھے اور ہم نے چیف سیکرٹری کو لیٹر لکھ دیا تھا کہ تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات کریں کہ جہاں بھی روٹی دس روپے سے زیادہ اور آٹا یہ جو لودھی صاحب ریٹ بتا رہے ہیں پنجاب کا اور صوبے کا اس سے زیادہ ہو تو وہ چھاپے ماریں، ان دکانداروں کی دکانیں، تندور Seal کریں اور ان ڈپٹی کمشنرز کو سسپنڈ کریں، مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ چیف سیکرٹری اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر سکا، چونکہ یہ ہفتہ، دس بارہ دن ہو چکے ہیں یہ گورنمنٹ کے لئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے کہ سرکاری ریٹ کچھ ہے اب Lodhi Sahib is representing the Provincial Government, when he is saying that these are the rates تو پھر صوبے میں یہی ریٹس ہونے چاہئیں، اب اس کو کون Implement کرے گا؟ میں نے یا لودھی صاحب نے یا اشتیاق ارمڑ نے یا کسی، خوشدل خان صاحب نے اس کو Implement نہیں کروانا، اس کو ڈپٹی کمشنرز اور ان کی ٹیموں نے Implement کروانا ہے، تو میں یہ کہنے میں پھر حق بجانب ہوں کہ ضلعوں کے اندر بالکل نکمے ڈپٹی کمشنر بیٹھے ہوئے ہیں جن کے اوپر چیف سیکرٹری کا کوئی کنٹرول نہیں ہے، اگر چیف سیکرٹری کا کنٹرول ہوتا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آج ہمیں اسمبلی میں خوشدل خان بیس روپے کی روٹی دکھاتے، میں نہیں کہتا کہ یہ جھوٹ کہہ رہے ہیں، یہ بیس روپے کی لائے ہو گی، تیرا سو روپے کا آٹا بک رہا ہے، بیس روپے کی روٹی بک رہی ہے تو پھر ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، یہ کس مرض کی دوا ہیں؟ اور میں آپ سب ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین رائٹ سائیڈ پہ لفٹ سائیڈ پہ سب سے درخواست کروں گا کہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے لوگوں سے test purchase کروائیں، اگر زیادہ ریٹ ہے تو فوراً ڈپٹی کمشنر کے نوٹس

میں لائیں، وہ موقع پر جائیں اور اس دکان کو Seal کریں، پھر اس کو معطل کروانا ہمارا کام ہے کہ جب آپ نے اس کی نشاندہی کروادی تو ہمارے پاس ہمارے لوگ ہیں، ہمارے ورکرز ہیں، ہم ان کے ذریعے یہ چیز کر سکتے ہیں، اس میں ہم سب Involve ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ مصنوعی مہنگائی ہے، یہ چند کالی بھیڑیں حکومت کو بدنام کرنے کے لئے اور راتوں رات امیر بننے کے لئے اس طرح کی چیزیں کر رہی ہیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت بدنام ہو رہی ہے تو اس کی جواب طلبی چیف سیکرٹری سے کیوں نہیں کی جاتی وہ ڈپٹی کمشنرز سے کیوں جواب طلبی نہیں کرتا اور اگر یہ جواب طلبی نہ ہوئی، یہ ریٹس ایسے ہی رہے، ان شاء اللہ اسی فلور پہ چیف سیکرٹری صاحب آ کے ہمیں جواب دیں گے، یہاں پہ ہم ان کو بلائیں گے اور اب ہم اس میں زیادہ ٹائم بھی ان کو نہیں دیں گے یا تو لودھی صاحب اپنی بات واپس لیں کہ دس روپے کی روٹی نہیں ہے، پندرہ روپے کی ہے، لودھی صاحب اپنی بات واپس لے لیں کہ آٹا ساڑھے آٹھ اور نو سو روپے جتنے کا بھی ہے وہ نہیں ہے، جب یہ اپنی بات پہ قائم ہیں اور یہ سرکاری ریٹ انہوں نے ان کی تنظیموں سے Mill owners سے، سب سے بیٹھ کے طے کیا ہے تو پھر یہ دکاندار کون ہوتے ہیں جو حکومت کو بدنام کرنے کے لئے تیرہ سو اور بارہ سو کا آٹا بیچیں اور روٹی پندرہ روپے اور بیس روپے کی بیچیں؟ خوشدل خان اور یہ اپنا بہادر خان صاحب بھی کہتے ہیں کہ ہاسٹل میں، ایم پی ایز ہاسٹل کی بات کی ہے انہوں نے کہ بیس روپے کی روٹی ملی ہے جی۔۔۔۔۔

<u>جناب بہادر خان</u>: جناب سپیکر صاحب، وزن بھی کم ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزن بھی کم ہے تو اس کے پیچھے ہم سارے پڑتے ہیں۔ دیکھیں اس ایوان میں ہم جتنے بیٹھے ہوئے ہیں، ہم تیس روپے کی بھی روٹی شاید لے سکتے ہیں لیکن غریب لوگ نہیں لے سکتے، اس لئے ہمیں اس کے لئے مل کر کام کرنا پڑے گا۔ ایک فوڈ ڈیپارٹمنٹ اکیلا جب لوکل ایڈمنسٹریشن کی ان کو مدد ہی حاصل نہیں ہے، ڈپٹی کمشنر اپنے ائرکنڈیشنڈ دفتروں میں بیٹھے ہوئے ہیں تو کس طریقے سے آٹے کا ریٹ کم ہو گا؟ یہ چھاپے ماریں، دفتروں میں مت بیٹھیں اور چیف سیکرٹری صاحب These are my last words to you، پلیز اپنے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کریں کہ ان چیزوں کا محاسبہ ہو، چیک کریں، لوگوں کی دوکانوں کو Seal کریں ورنہ جو ڈپٹی کمشنر ناکام ہوتا ہے اس کو آپ سسپنڈ کریں This is your responsibility جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، آپ نے جو باتیں کیں وہ بالکل صحیح باتیں کیں اور یہ ایشو بھی ایسا ہے کہ عوامی ایشو ہے اور میرے خیال سے اس صوبے کے غریب عوام ہیں، اگر کوئی مہنگائی آتی ہے یا جو بھی ہوتا ہے حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور ہم ذمہ داری سے اس کو Accept کرتے ہیں۔ چونکہ گندم اور آٹے کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا 80 فی صد پنجاب کے اوپر ہے اور صرف 20 فی صد ہمارا صوبہ یہاں پہ Collect کرتا ہے۔ بدقسمتی سے Depend جناب سپیکر، اس دفعہ بارشیں بھی ہوئیں وہ گندم کی جو پیداوار تھی اس میں بھی کمی آئی ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے گندم ایمپورٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور پاسکو سے تقریباً ایک لاکھ ٹن گندم پہلے ہی پہنچ چکی ہے، وہ بھی اب سبسڈائزڈ ریٹ پہ دی جا رہی ہے اور کوشش ہو رہی ہے کہ ہماری جو لوکل فلور ملز ہیں وہ زیادہ سے زیادہ گرائنڈنگ کریں، اس پہ بھی کام ہو رہا ہے اور مزید دو لاکھ ٹن گندم اور بھی منگوائی جا رہی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، تو یہ ایک ٹرانزیشنل مشکلات ہیں لیکن ان مشکلات سے حکومت باخبر بھی ہے اور اس کو حل کرنے کے لئے پوری کوشش بھی ہو رہی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے دنوں بعد ان شاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں شوکت یوسفزئی صاحب، بات یہ ہے کہ جب منسٹر فوڈ کہہ رہیں کہ یہ ریٹس ہیں تو ہمیں اس سرکاری ریٹ پہ تو چیزیں ملنی چاہئیں جب ریٹ انہوں نے فکس کر دیا ہے یا اگر دشواری ہے تو دو روپے زیادہ کریں، آٹا دس روپے زیادہ کریں لیکن انہوں نے ریٹس دے دیئے اور وہ پبلش ہو چکے ہیں تو پھر کسی میں یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ان ریٹس سے آگے پیچھے ہٹیں۔ جی لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: اسمبلی کے علم میں لانے کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ ٹن جو ہمارے پاس گندم تھی اس سے ہم یومیہ دو ہزار ٹن دے رہے ہیں، اس کے بعد ایک لاکھ ٹن کی ہماری ٹرانسپورٹیشن ہو رہی ہے، ہمارا پاسکو کے ساتھ تین لاکھ ٹن گندم کا معاہدہ ہو گیا ہے، وہ بھی ہمیں مل گئی ہے، وہ بھی ابھی اپنی Cycle پر آ جائے گی اور جو تین لاکھ ٹن گندم کی ابھی کیبنیٹ نے Approval دے دی ہے اس کی پرائم منسٹر صاحب، فیڈرل منسٹرز اور فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری بھی ہے اور وہ امپورٹ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس سات لاکھ، ساڑھے سات لاکھ ٹن جو گندم ہے، یہ ہمارے پاس صوبے کے لئے بہت Sufficient ہے اور اس میں ہم جیسے Need basis پر ہم کوٹہ بڑھاتے رہتے ہیں، ابھی دو ہزار ہے پھر اس کو ہم ڈھائی ہزار کریں گے، تین کریں گے، چار کریں گے، پچھلی دفعہ ہم نے چھ ہزار ٹن یومیہ کی تھی جبکہ

میرے آٹے کی جو کھپت ہے وہ آٹھ ہزار یا نو ہزار ٹن ہے جس میں ہمیں بہت زیادہ جیسے یوسفزئی صاحب نے کہا کہ پنجاب سے بھی آرہا ہے اور ہم زیادہ Dependent نہیں ہیں مگر Dependent ہیں کیونکہ ان کا ہمارے پاس ٹریڈ بھی ہے لیکن یہ جو نان بائیوں کا آٹا ہے یہ فائن آٹا پنجاب سے آتا ہے اور پنجاب کا جو ریٹ ہے اس سے ہمارا ریٹ کم ہے، ہم نے دس روپے ریٹ مقرر کیا ہوا ہے، وہاں سے جو آٹا آتا ہے وہ ہمارے یہاں سے بیس تیس روپے مہنگا ہو جاتا ہے بوری کے ساتھ، اس پر بھی ہم کنٹرول کر رہے ہیں لیکن اب جو لوکل لوگوں کے لئے آٹا ہے، جو ہمارے غریب لوگ ہیں جو گھروں میں پکاتے ہیں ان کے لئے آٹھ سو ساٹھ روپے پر وافر آٹا مل رہا ہے، یہ وہی لوگ ہیں جو گھروں میں نہیں پکاتے یا اپنے ہاسٹل میں منگواتے ہیں، میں ابھی پشاور کے ڈی سی کو بھی ان شاء اللہ کال کروں گا اور یہ بات میں پوچھوں گا، میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاں ان کو شکایت ہوتی ہے یہ ذمہ دار لوگ ہیں، یہ بھی ڈپٹی کمشنر کو فون کر سکتے ہیں، یہ بھی اسسٹنٹ کمشنر کو فون کر سکتے ہیں، یہ ان کی ایک شے ہے، یہ ہمارے Jointventure کام ہیں، تو ہم لوگوں کے سامنے جوابدہ ہیں بجائے یہاں اس چیز کو اتنا Raise کرنے کے، اس پر اتنی ڈیبیٹ کرنے کے، یہ فون کریں، اگر کوئی فون نہیں سنتا، اس کو Seal نہیں کرتے، اس کو بند نہیں کرتے، اس پر ایکشن نہیں لیتے پھر یہ بات ہمارے پاس لے آئیں، بجائے یہاں تماشہ لگانے کے یہ اپنی ذمہ داری نبھائیں، یہ اپنے لوگوں کے نمائندے ہیں، انہیں چاہیئے یہاں کوئی غلط کام ہوتا ہے تو وہاں ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر نہیں ہیں تو اس کے بعد یہ ساری باتیں اور میں ابھی ان شاء اللہ اس کو نئے سرے سے دیکھوں گا صرف پشاور میں، دیکھیں ہزارہ سے بھی آپ کا تعلق ہے، سب اسی ڈسٹرکٹ سے، نہ صوابی، نہ مردان، کسی جگہ کسی جگہ سے نہیں آرہا، نہ چترال کسی جگہ سے، ایک صرف پشاور میں اتنے زیادہ ایلیکٹیڈ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہمارا دارالحکومت بھی ہے، ہم سب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں جو باتیں میں کہتا ہوں، اسمبلی میں ضرور لائیں، اگر کوئی ایسا ایشو ہے جو نہ Solve ہو تو جو اس کو کر سکتا ہے کم از کم ڈپٹی کمشنر کو تو یہ فون کر کے یہ کہہ دیں کہ اس کا پرائس کیا ہے؟ پھر ہم اس پر ایکشن لیتے، ہمیں مزا آتا کہ بھائی ہمارے ایک آنریبل ایم پی اے نے ایک چھاپہ مارا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل، میں نے بھی یہی بات کی ہے کہ سارے ایم پی ایز برائے مہربانی Test purchase کریں، اپنے لوگوں کو بھیج کر اور ڈپٹی کمشنر کو انفارم کریں، پھر بھی اگر ڈپٹی کمشنر ایکشن نہیں لیتا تو پھر اس کے بعد اگلا لائحہ عمل کریں گے اور میں دوبارہ چیف سیکرٹری صاحب کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنرز

کو انفارم کریں کہ جو ان کے پاس پوری ٹیم ہوتی ہے مجسٹریٹ اور اے سی اور ایڈیشنل اور ایسی فلاں فلاں، تو ان کو مارکیٹ میں پھیلائیں اور اس ریٹ کو جو خیبر پختونخوا حکومت نے مقرر کیا ہوا ہے اس کو Ensure کرائیں، جو آفیسرز کی لسٹ ہے، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے کوئی بندہ نہیں آیا، یہ نوٹ کریں، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا کوئی نمائندہ یہاں پہ موجود نہیں ہے، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ موجود نہیں ہے، مائنز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ کا کوئی آفیسر نہیں آیا ہے، سپورٹس، ٹورازم و کلچر کا کوئی بندہ نہیں آیا ہے، ان کے منسٹر صاحبان نوٹ کریں اور یہ آپ کی ذمہ داری ہے، کیبنیٹ کے تمام ممبران کی کہ جو آپ کے آفیسرز ہیں Not less than the grade-18 officer، ان کو ادھر Available کریں اور جن جن ڈیپارٹمنٹس کے میں نے یہاں پر نام لئے ہیں، ان کی Explanation call کریں اور چیف سیکرٹری کو بھی رپورٹ بھیج دیں کہ آپ کے ان ڈیپارٹمنٹس کے لوگ نہیں آئے ہیں، ہم آپ کو روز لکھتے ہیں چیف سیکرٹری صاحب، عمل نہیں ہوتا، آپ ہمیں مجبور نہ کریں کہ میں آپ کو یہاں پہ بلاؤں، میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں اور مجھے ایک دن آپ کو یہاں بلانا پڑے گا۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس جو چار پانچ لوگوں نے بھیجا ہے، لوئر دیر کے لئے کہ کال اٹینشن پہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو میری درخواست ہے کہ کال اٹینشن پر بحث نہیں ہو سکتی، آپ کو اس کے لئے ایڈجرنمنٹ موشن لانا پڑے گی، آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں وہ ہم ایڈمٹ کر لیں گے، اس پہ پھر آپ بحث کر سکتے ہیں، (قطع کلامیاں اور شور) میرے پاس جو پڑے ہیں میں ان کو ختم تو کروں، جو آپ کھڑے ہیں تشریف رکھیں میں اس لسٹ کے مطابق چل رہا ہوں (شور) دے رہا ہوں ٹائم، ویسے نہیں دیتا ٹائم۔ شاہدہ بی بی آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، جی۔

<u>محترمہ شاہدہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ضلع چارسدہ گل آباد میں عید کے دن سے ایک دن پہلے 9 ذی الحج کے دن ایک درندہ حیوان شخص نے پانچ سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی اور اس کے بعد تشدد کیا۔ جناب سپیکر صاحب، میری اس معزز ایوان سے کئی بار ایسے وقوع کے بارے میں بات ہوئی اور ایک مشترکہ کمیٹی حکومت اور اپوزیشن کے معزز ممبران کی بنی، بہت سخت محنت کے بعد ایک بل بھی تیار کیا اور اس کی رپورٹ کو اسمبلی میں پیش کیا لیکن سپیکر صاحب، میں نہیں سمجھتی، یہ واقعات ایک سازش کے تحت ہو رہے ہیں، کبھی ایک ضلع میں اور کبھی دوسرے ضلع میں یہ واقعات رونما ہوتے ہیں، میرے خیال میں یہ صوبائی حکومت کی نااہلی ہے کہ ایوان میں کچھ اور بولتی ہے اور ایوان سے باہر کچھ اور بولتی ہے، اگر یہ درندہ صفت شخص کو سرعام پھانسی دی جائے تو مجال ہے کہ کوئی ایسی حرکت کرے، جناب سپیکر

صاحب، اگر ہم سوچیں اور غور کے ساتھ سوچیں تو خدا نخواستہ اگر ہماری بیٹیوں کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرے تو ہمارے جذبات کیا ہوں گے؟ اس ایوان میں بیٹھے تقریباً اکثریت ممبران اسمبلی باپ اور مائیں ہیں جناب سپیکر صاحب، میں آج اس ایوان سے مطالبہ کرتی ہوں کہ اس شخص کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ ہمیں ایسا واقعہ نظر نہ آئے۔

جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی سے متفقہ طور پر ایک سپیشل کمیٹی کی رپورٹ پاس ہوئی تھی، اس ایوان کو بتایا جائے کہ اس پر ڈیپارٹمنٹ نے کتنا کام کیا ہے اور قانون میں ترمیم کب تک لائی جائے گی؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: Child abuse کے اوپر ہم نے بڑا کام کیا تھا، اپوزیشن اور گورنمنٹ نے مل کے اور وہ بل پڑا ہوا ہے۔ منسٹر سوشل ویلفیئر چلے گئے ہیں یا ادھر ہی ہیں؟ Where is the Minister for Social Welfare؟ ابھی تو بیٹھے ہوئے تھے، He is in the lobby، تو بتائیں، آگے آئیں جی منسٹر صاحب، یہ ایک بل پڑا ہوا ہے، آپ کے پاس یہ Child abuse والا اور پھر اوپر سے کیسز ہونا شروع ہو گئے ہیں تو اس کے بارے میں ہمیں بتائیں کہ وہ آپ کب ہاؤس میں لا رہے ہیں؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): سر، یہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کا ایک بل تھا کہ Child abuse اس میں ایک کمیٹی آپ نے بنائی تھی، آپ نے چیئر کی تھی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: اس میں ہم امنڈمنٹ لے کے آئے تھے، اس کی رپورٹ ابھی آپ کے پاس پہنچی ہے، آپ کے آفس میں، تو If that is final then I will، بس اس کو پھر پراسیس کرتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہاں اسمبلی سے تو ہو گئی تھی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: اچھا جی۔

جناب سپیکر: یہاں سے پراونشل گورنمنٹ کو چلی گئی تھی اس کے ساتھ بل بھی ہے، اب وہاں سے ہو کے آنا ہے، ہمارے پاس ہاؤس میں تو آنا ہے۔ لاء منسٹر صاحب، کیسے ہو گا؟ وہ بل آپ نے بتایا تھا کہ ان کے پاس پڑا ہے۔

وزیر قانون: سر، اس میں اس طرح ہو گا کہ جو رپورٹ یہاں سے Finalize ہو کے آ گئی ہے تو Because the Social Welfare Department is the originating

department تو وہاں سے وہ Recommendations بل میں Incorporate کر کے امنڈمنٹ ڈلوا کے وہ آئے گا، پھر لاء ڈیپارٹمنٹ سے Vetting ہو کر پھر پراونشل کیبینیٹ کے پاس جائے گا، وہاں سے Approve ہو کے پھر اسمبلی میں آئے گا تو اگر یہاں سے آپ نے رپورٹ فائنل کر دی ہے تو پھر ریکویسٹ یہی ہے کہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا وہ سارے کام ہوئے ہیں، Vet بھی ہوا ہے، ساری چیزیں ہو گئی ہیں، ابھی آپ نے اس کو گورنمنٹ کو بھیجنا ہے تاکہ تھرو کیبینیٹ وہ ہمارے پاس آ جائے Simple، اب اس میں کام کوئی نہیں رہتا۔

وزیر برائے سماجی بہبود: جی سر، Vetting کی ضرورت نہیں ہے، میں نے پوچھا ہے سر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: صرف یہ ہے کہ Last week. I enquired تو وہ ہمارے پاس نہیں آیا تھا I will enquire again today اگر آیا ہو تو بس۔ I will send it to the cabinet

جناب سپیکر: ذرا چیک کر لیں نا۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: کہ اگر نہیں آیا تو جہاں پہ ہے وہاں سے منگوائیں۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: کیبینیٹ کو بھیجیں تاکہ جلدی وہ اسمبلی میں آ جائے، پاس ہو جائے تاکہ یہ جتنا بڑا کام ہم نے کیا ہے تو وہ Waste نہ ہو اور اس طرح کے جو واقعات ہو رہے ہیں ان کا سدباب ہو سکے۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: جی سردار یوسف صاحب، پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں دو تین دفعہ اٹھا تھا پوائنٹ آف آرڈر پر، مجھے پتہ نہیں کہ اس کا طریقہ کار تبدیل ہو گیا کوئی چٹ دینی پڑتی ہے یا کیا ہے؟ بہرکیف پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے وہ جو بحث ہے، ایک تو آپ کی طرف سے میں سمجھتا ہوں ایک پوری رولنگ آئی ہوئی ہے جو کہ روٹی آٹا کے بارے میں اور پرائس کے بارے میں، تو یہ Ground reality ہے جو سامنے آئی ہے

اور یہ حقیقت بھی ہے، گورنمنٹ اس کو تسلیم بھی کرتی ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر، یہاں کئی دفعہ اس ہاؤس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہر بات رولنگ نہیں ہوتی، اکثر چیزیں انسٹرکشنز ہوتی ہیں۔ And these are instructions

سردار محمد یوسف زمان: چلو جی، جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔

Mr. Speaker: These are instructions.

سردار محمد یوسف زمان: لیکن دو دفعہ یہاں پر ایک قرارداد بھی جمع ہوئی ہے کہ جناب سپیکر، ہمارے علاقے خاص طور پر ہزارہ ملاکنڈ جہاں کے سیزنل علاقے ہیں اور وہاں کا دارو مدار سیاحت پر ہے اور گورنمنٹ کئی دفعہ اعلان کر چکی ہے کہ ہم سیاحت کے لئے ان علاقوں کو کھولیں گے، اب عید کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ عید کے بعد ہزارہ اور ملاکنڈ کے علاقوں کو سیاحت کے لئے کھولے جائیں گے لیکن ابھی تک کھلے نہیں۔ اس کے باوجود ایک اور بات ہو رہی ہے کہ بہت سارے لوگ جو پنجاب سے یا دوسرے علاقوں سے جاتے ہیں تو وہاں راستے میں پولیس کے ناکے لگے ہوئے ہیں اور وہ وہاں پر ایک انتظار میں رہتے ہیں، اس کے بعد ان کو چھوڑ بھی دیا جاتا ہے اور مٹھی گرم کر دی جاتی ہے بعض لوگ تو چلے بھی جاتے ہیں، پھر آگے جا کر اگر کسی ہوٹل میں وہ ٹھہرتے ہیں تو وہاں تو گھر ان کے ہوتے نہیں ہیں، ہوٹل ہی ہیں تو وہاں پھر بعض اوقات چھاپے مارے جاتے ہیں، حالانکہ یہ ایک قسم کی کرپشن ہے، اگر نہیں چھوڑنا تھا تو پھر کیوں انہیں آگے پھر چھوڑا جاتا ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ ناانصافی تو یہ ہے کہ جن لوگوں کا دارو مدار ہی پورے سال کا اس ہوٹلنگ پر ہے اور باقی جو وہاں پر بزنس ہے ان کے لئے، یعنی ابھی تک وہ بند کئے ہوئے ہیں اور ان سے اگر پیسے بھی لئے جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان کو سہولت یا سبسڈی یا ان کو گرانٹ دی جاتی تو ان کے ساتھ یہ ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔ اب یہ دوسری عید بھی گزر گئی ہے اور یہ ایک ہی مہینہ رہتا ہے کم از کم اس مہینے میں تو گورنمنٹ کو اپنا جو یہ وعدہ تھا وہ پورا کرے، ہزارہ ڈویژن اور ملاکنڈ ڈویژن کے ساتھ۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ ذرا جواب دیں گے کہ آپ کا تعلق بھی ٹورازم والے علاقے سے ہے تو سردار یوسف کہتے ہیں کہ اس کو کیوں نہیں کھول رہے ہیں؟ تاکہ ان کی بات کمپلیٹ ہو، تو ذرا آپ۔

سردار محمد یوسف زمان: سال کی جو ان کی آمدن تھی وہ بند ہو گئی۔ دوسری ایک بات اور ہے جناب سپیکر، میرے خیال میں یہاں پر پرائیویٹ سکول سٹیشن کے لوگ آئے تو انہوں نے احتجاج بھی کیا، پھر ان کو یہ یقین دہانی کرائی کہ جو سکولوں کے لئے یعنی وہ ٹائم مقرر کیا اس کے بعد سکول کھول بھی دیئے جائیں گے اکثر پرائیویٹ سکول کرائے کی بلڈنگز میں چلتے ہیں اور شاید بہت کم جو ایسے پرائیویٹ سکولز جو اپنی بلڈنگز میں چلا رہے ہیں، آپ کو بھی اس کا تجربہ ہے، آپ خود بھی اس پیشے سے تعلق رکھتے تھے لیکن اب وہ لوگ اتنے پریشان ہیں کہ ان کی جو ایمپلائز ہیں، ان کو تنخواہیں بھی دینی ہیں اور کرائے بھی دینے ہیں لیکن ابھی تک گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا، نہ کوئی ان کو کوئی گرانٹ دی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے، میری معلومات میں جو یہ بات آئی ہے کہ وہ تو اب تنخواہ دینے کے قابل بھی نہیں رہے، یہ عید گزری ہے، عید کے موقع پر وہ اتنے پریشان تھے، مجھے لوگ ملے ہیں، انہوں نے کہا کہ اگر ٹھیک ہے سکول بند ہیں یا کووڈ کی وجہ سے یعنی وہ نہیں کھول سکتے لیکن اس کے متبادل ان کی کچھ نہ کچھ مدد کرتے، Compensate کرتے تاکہ ان کا روزگار بھی تو چل سکے۔ جناب سپیکر، اس وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، ہر شعبہ متاثر ہوا ہے لیکن سب سے زیادہ میں سمجھتا ہوں ایجوکیشن کا نقصان ہوا ہے،، بچوں کی تعلیم کا نقصان ہوا ہے اور اس کے لئے ابھی تک ہم اس قابل نہیں ہو سکے کہ بچوں کو، ابھی کسی نے یہ کہا تھا کہ آن لائن جو جس طریقے سے اس کا انتظام کیا جاتا ہے، بجلی نہیں ہے تو اس وجہ سے بھی متاثر ہے اور اب یہ تو پہلی دفعہ ہم نے سنا ہے، بلکہ عجیب سی بات لگتی ہے بغیر پڑھے اور بغیر امتحان کے جی اگلی کلاس میں پاس کروا دو اور یہ Already چھ مہینے سات مہینے سے سکولوں کو جا ہی نہیں سکے تو یہ ساری جو چیزیں ہیں یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، ایک واضح پالیسی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: تھینک یو سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: اس طریقے سے ان بچوں کی تعلیم کے لئے انتظام بھی صحیح طریقے سے ہونا چاہیئے تھا، یہ سکول کھولنے چاہیئے یا ان کو Compensate کرنا چاہیئے تھا ان لوگوں کو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں فنانس منسٹر جواب دے رہے ہیں، جی جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): اس پہ آج صبح میٹنگ ہوئی ہے این سی او سی کے ساتھ، دیکھیں تین چیزیں بڑی Simply، نمبر ایک ان شاء اللہ اگر مزید ایسے حالات رہے، بہتر ہوئے اور خراب نہ ہوئے تو 14 اگست کے بعد ہم نہ صرف ٹورازم سیکٹر بلکہ جو سیکٹرز بند ہیں وہ ایس او پیز کے ساتھ کھول

سکیں گے۔ دوسری چیز، کیا اس سے معاشی نقصان ہوا ہے؟ جی بالکل ہوا ہے لیکن اس کا فائدہ بھی جو جو Steps گورنمنٹ نے مل کر لئے، صوبائی گورنمنٹ نے اور فیڈرل گورنمنٹ نے، اس کی Success سے ابھی کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اتفاقاً مجھے تھوڑی سی حیرت محسوس ہوئی، میں آف دی ریکارڈ رکھوں گا کیونکہ کچھ Conversations آف دی ریکارڈ ہوتی ہیں، ایک پی ایم ایل (این) کے ایک سینیئر راہنما ہیں، ان سے اتفاقاً ملاقات ہوئی، انہوں نے پہلے اس چیز کا اسلام آباد میں خدشہ ظاہر کیا تھا کہ ہماری جو یہ سٹریٹیجی ہے پرائم منسٹر کی، اس کی وجہ سے شاید یہ پھیلے لیکن انہوں نے کہا کہ پتہ نہیں کیا ہوا ہے آپ کی سٹریٹیجی نے تو کام کر لیا، ہمارے توقعات سے بہت بہتر، اصلی چیز جو ہم دیکھیں گے، یہاں پہ انڈیا دیکھ لیں، ایران دیکھ لیں، ہمارے لفٹ رائٹ کے جو ممالک ہیں، اللہ کا بہت بہت شکر ہے، اللہ کی بہت مہربانی ہے کہ ہماری جو Efforts ہیں کہ جتنا نقصان ہو سکتا تھا صحت کے لحاظ سے Even معاشی نقصان کے لحاظ سے کہ وہ نہیں ہوا اور یہاں Economy اس لیول تک Pick ہونے لگی ہے کہ جولائی میں ایف بی آر کی جو Collection ہے، حالانکہ وہ فیڈرل ادارہ ہے لیکن ہمارے اس پہ اثر کرتا ہے، پچھلی جولائی سے زیادہ ہے، دس فی صد زیادہ ہے، تو میرے خیال میں جہاں پہ تنقید بنتی ہے یا جائز ہے وہ تو کرنی چاہیئے، جہاں تک یہ سوال کہ ٹورازم کھلے گا یا نہیں کھلے گا؟ جناب سپیکر، آپ بھی ٹورسٹ ایریا سے ہیں، یوسف صاحب بھی ہیں، وہ تو ان شاء اللہ ہم سب چاہتے ہیں اور اس میں واحد چیز یہ ہے کہ ہم As a society اگر ایس او پیز پہ عمل کرتے جائیں اور As a government اگر ہم اپنی Efforts کرتے جائیں تو ان شاء اللہ ہم سیزن کا کچھ وہ Safe کر سکیں گے، باقی جو بیچ میں خامیاں آتی ہیں، جو روڈ پہ ٹریفک بلاک ہوتی ہے، دیکھیں ہماری سوسائٹی پرفیکٹ نہیں ہے اور نہ ہمیں یہ Pretend کرنا چاہیئے کہ وہ پرفیکٹ ہے، اگر کہیں پر کوئی بالکل Violation of law black and white میں ہوا ہو تو وہ بتادیں کہ وہاں پہ ہم ایکشن لیں، باقی گورنمنٹ کی جتنی Capacity ہے، میں بہت فخر سے کہتا ہوں کہ اس Capacity سے بہت زیادہ Efforts انہوں نے کی ہیں اور اس کا ریزلٹ آپ کے سامنے ہے کہ آج وال سٹریٹ جرنل میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کا کیس ریزلٹس کا وہ ایک Example ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The sitting is adjourned till 10:00 am Friday 7th August, 2020.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 7 اگست 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)